BROWN
BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222740
UNIVERSAL LIBRARY

نوٹ اس کتاب کے آٹھ نسخے کے طالب کے لئے محصولڈاک معاف۔ قیمت فی نسخہ ۵/

فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا

یہ لوگ بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ان پر آ نازل ہو سو اس کی نشانیاں تو آ ہی چکی ہیں

علامات قیامت

جسکو

عمدۃ المفسرین۔ سند المحدثین مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ سے مع اسناد بزبان فارسی تحریر فرمایا تھا جو قیامت نامہ کے نام سے مشہور ہے

اور جسکو

مولوی نور محمد صاحب (مولوی فاضل و منشی فاضل) نے زمانہ کی ضرورتوں پر لحاظ کر کے اپنے ملکی بھائیوں کیلئے بے کم وکاست اردو زبان میں بامحاورہ ترجمہ کیا اور درحقیقت اس سے بڑھکر نہایت صحیح و مستند آثار قیامت کسی رسالہ میں یکجائی مل ہی نہیں سکتے

ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۶ھ

ملنے کا پتہ

نور محمد۔ کٹرہ بڑیان۔ دہلی

(تعداد ۱۰۰۰)

قیمت ۵/

تمام حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں

ہمارے کارخانہ سے ہر قسم کی کتابیں ارزاں نرخ سے بذریعہ قیمت طلب روانہ ہوتی ہیں

پتہ مہتمم کارخانہ تجارت کتب کٹرہ بڑیان۔ دہلی

سوانح عمری رسول کریم المعروف بہ امداد اللہ العظیم!

یہ ایک عجیب غریب دلکش کتاب ہو کتب احادیث وتفاسیر اور کتب تواریخ میں پچاس سے زیادہ بڑی بڑی معتبر کتابوں کا مجموعہ اور خلاصہ ہو۔ اس بہترین کتاب میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے واقعات نہیں ہیں بلکہ آپکے مفصل حالات اور واقعات کے سلسلہ میں حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت عیسیٰؑ تک جملہ پیغمبران اور کل اولیائے کرام کا بیان ہو پیغمبر خدا کی تفصیلی واقعات کا نقشہ ظاہر کرنا جو اس کتاب میں مذکور ہے مشکل ہو مگر اس اشتہار میں صرف اتنا ظاہر کرنا ہے کہ پیغمبر خدا کے حالات قبل از پیدائش عالم اور نیز عالم ارواح سے لیکر آپکے پیدائش تک پھر زمانہ بچپن سے لیکر زمانہ نبوت تک جملہ واقعات جو آپ پر گذرے ہیں مفصل بیان ہو اور نیز اس امر کا بیان کہ آپ کی نبوت سے پہلے عرب کے مُلک اور عرب کے آس پاس کی سلطنتوں کا کیا حال تھا۔ اس کے بعد آپ کی نبوت کے زمانہ سے لیکر ان تمام واقعات کی تفصیل جو عرب کے لوگوں نے آپ کی مخالفت اور موافقت میں انجام دئے۔ نیز اس امر کا بیان کہ آپنے عرب کے مخالف لوگوں کے ساتھ کیا سلوک جاری رکھا اور یہ کہ آپ نے عرب کے ہمسایہ عجم سلطنتوں کے ساتھ دعوت اسلام کا طریقہ کس طرز پر جاری رکھا۔ اور وہ تمام واقعات جو آپ چھوٹوں اور بڑوں اور اپنے اور غیروں کے ساتھ روا رکھتے تھے۔ آپکے حلیہ۔ تمام معجزات اور ہر ایک حالت کی تفصیل ہو احادیث وتفاسیر وکتب تواریخ کے حوالے ہر ایک واقعہ کے ساتھ دئے گئے ہیں۔ اسکی بے انتہا خوبیاں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ زبان اُردو میں اس سے بہتر کتاب آجتک نہیں دیکھی گئی۔ ہر صفحہ عمدہ نقش سے آراستہ ہو۔ کاغذ سفید عمدہ لکھائی بہترین صفحات ۲۲۲ ہدیہ گیارہ آنے محصول تین آنے جملہ چودہ آنے (۱۴)

کلمۂ صادق

شہزادہ سلیم کی فلسفیانہ جستجوئے الوہیت اور منازل دنیا کا گوناگوں تجربہ شہزادہ سلیم کا اپنے گھر کو چھوڑ کر خدا کی تلاش میں دیوانہ ہوکر نکلنا اور شہر در شہر گاؤں در گاؤں مختلف عقائد کے لوگوں سے ملاقات کرتا ہوا گشت لگانا اور جنگل در جنگل غیر آباد صحراؤں میں خوفناک جنگلات میں سفر کرتا ہوا جنگل کے تارک الدنیا اور گوشہ نشین فقیروں اور درویشوں سے خدا کی حقیقت اور عظمت وہستی کی بابت ایک عجیب وغریب پیرائے میں سوال وجواب کرنا درویشوں کے بہترین وتسلی بخش جواب دینے اور اپنی روحانی طاقتوں سے اسکے دل ودماغ کو روشن کرنا

اس کتاب کے آٹھ عدد کے طالب کے لئے محصول ڈاک معاف (ہر قسم کے قرآن شریف اور کتابیں اس کارخانہ میں برائے فروخت موجود ہیں) +

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون
۳	قیامت کی پہلی علامت
〃	تقسیم علامات
۴	بادشاہ روم کی عیسائیوں سے لڑائی
〃	عیسائیوں کا قسطنطنیہ پر قبضہ
۵	بادشاہ روم کی شہادت
〃	ملک شام پر عیسائیوں کا قبضہ
〃	امام مہدی کا ظہور
۶	خراسان سے آپ کی فوجی مدد
〃	امام مہدی کی فوجی تیاریاں
〃	عیسائی افواج کا ملک شام میں اجتماع
۷	امام مہدیؑ کی فتح
〃	عیسائی افواج کی تباہی
〃	دجال کا خروج
۸	دجال کی شرارت
۹	دجال سے مناظرہ
۱۰	نزول عیسیٰ علیہ السلام و قتل دجال
۱۱	امام مہدیؑ و حضرت عیسیٰؑ کا دورہ
۱۲	امام مہدیؑ کی وفات - یاجوج ماجوج کا خروج
۱۳	ذکر ذوالقرنین - قوم یاجوج ماجوج کی ہلاکت
۱۴	حضرت عیسیٰؑ کی وفات حضرت جہجاہ کی خلافت مشرق و مغرب میں خسف
۱۵	آفتاب کا مغرب سے طلوع دابۃ الارض کا ظہور
۱۶	جنوب کی طرف سے ہوا کا چلنا اور آگ کا نمودار ہونا
۱۷	نفخ صور
〃	ابلیس کی ہلاکت
۱۸	ارواح کا اجسام میں داخلہ
۱۹	اہوال مقام حشر و گرمی آفتاب
۲۰	انبیاء علیہم السلام کا عذر
۲۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام محشر میں
۲۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام محمود میں
۲۵	تجلیات الٰہی کا ظہور
۲۶	خداوند کا اپنے بندوں سے ارشاد
〃	دوزخ اور جنت کے حاضر کرنے کا حکم
۲۷	قیامت کے دن اعمال
۲۸	کفار کا اپنے اعضا پر طعنہ
۲۹	حضرت نوحؑ سے طلب شہادت
۳۰	حضرت آدمؑ و تقسیم اہل جنت و دوزخ
۳۱	ابلیس کا اہل جہنم سے خطاب
۳۲	اہل جہنم کے اجسام اور اُن کی غذائیں
۳۳	حشر کے دن اہل ایمان کی حالت
۳۵	اعمال کا حساب
۳۸	منافقین و بددین لوگوں کی بدحالی
۴۱	اہل دوزخ و اہل جنت کی باہم گفتگو
۴۲	موت کی ہلاکت - جنت کے نعیم و لذات
۴۵	جنتوں کے نام
	اہل جنت کے قدوقامت
	دیدار الٰہی

باہتمام نور محمد مہتمم کارخانہ تجارت کتب - کٹرہ پڑیان دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

زمانے کا انقلاب اور اُس کی اُلٹ پھیر بھی قابل دید ہی ایک وہ زمانہ تھا جس میں ہم مسلمانوں کا اوڑھنا بچھونا عربی زبان تہا کیونکہ ہمارا قرآن مجید عربی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عربی پیغمبر کی ہدایات و ارشادات سب عربی زبان میں تھے پھر جب لوگ عرب سے نکلکر مختلف بلاد اور مختلف مقامات میں منتشر ہوگئے تو اختلاف بلاد کے ساتھ اختلاف زبان کا ہونا لازمی امر تھا ہی چنانچہ ہم لوگ مختلف زبانیں استعمال کرنے لگے مگر سب زبانوں میں عربی کے بعد جو عروج فارسی زبان نے پایا وہ کسی کو نصیب نہیں ہوا تمام مذہبی اور دینی کتابیں فارسی زبان کے سانچوں میں ڈھل ڈھلکر شائع ہونے لگیں اور مذہب اسلام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ فارسی زبان میں جمع ہوگیا اب وہ زمانہ آیا جس میں اُردو نے ترقی کی لہذا بضرورت زمانہ مذہبی کتابیں عربی اور فارسی سے اُردو کے قالب میں ڈھلنے لگیں دہلی کے نامور مولانا **شاہ رفیع الدین** صاحب نے رفاہ عام کے لئے بہت سی کتابیں فارسی میں تصنیف فرمائیں جو اُردو میں ترجمہ ہوکر شائع ہوچکیں اُن کی ایک کتاب قیامت نامہ فارسی جسکے مضامین کی بنیاد آیات قرآنیہ و احادیث پر ہی میری نظر سے گذرا اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ ابھی تک اس کا اُردو ترجمہ نہیں ہوا۔ پس میں نے تبرکاً اور افادۃً للعوام اس کا اُردو میں ترجمہ کردیا خدائے تعالیٰ مقبول فرمائے۔

العبد نور محمد وفقہ اللہ التزود لغد ١٠ ربیع الاول ١٣٣١ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدائے بزرگ و برتر کا لاکھ لاکھ شکر ہی کہ اُس نے اپنی ظاہری و باطنی بیشمار نعمتوں سے سرفراز فرمایا کہ جن میں سب سے افضل حضور سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت ہی کہ آپ ہمکو قیامت اور اُسکے احوال مثلاً حشر حساب جنت دوزخ وغیرہ سے آگاہ کریں۔ پس آنحضرت صلعم نے ہم کو

وہاں کی شقاوت سے نجات اور تحصیل سعادت کے اسباب بتائے اور قیامت کو علامات صغریٰ وکبریٰ کے ذریعہ سے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرما کر ہم پر روشن کر دیا یہ فقیر رفیع الدین تحریر کرتا ہے کہ ایک مرتبہ خاندان تیموریہ کے اولوالعزم وذی علم اُمرا کی مجلس میں قیامت کی بابت جو کچھ میرے دل میں حاضر تھا بیان کر رہا تھا اس پر انہوں نے کہا کہ اگر یہ مذکور قلمبند کر دیا جائے تو نہایت مفید ثابت ہوگا پس حسب فرمائش میں نے اُس کے متعلق کچھ لکھا تو دیگر اصحاب نے بھی اس مذکور کے مسطور ہونے میں تاکید کی لہذا تحریر ہوتا ہے۔

قیامت کی علامتوں میں سب سے پہلی علامت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود سراپا مسعود اور وفات ہے کیونکہ آپ کے پیدا ہونے کے بعد کمالات میں سے سب سے بہترین کمال جو نبوت و رسالت ہے دُنیا سے منقطع ہوا۔ اور آپکی وفات حسرت آیات کی وجہ سے آسمانی وحی اور خبر کا سلسلہ دُنیا سے موقوف ہوا آپ پر جہاد کے حکم کی تکمیل[1] ہوئی تاکہ زمین کو مفسدوں سے پاک کر دیں۔ یہ سب قیامت کی نشانیاں ہیں حضور نے قیامت کی بہت سی علامتیں بیان فرمائی ہیں جو دو قسم پر منقسم ہیں **اول علامات صغرے** جو آپ کی وفات سے حضرت امام مہدی کے ظہور تک وجود میں آئیں گی **دوم علامات کبرے** جو حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور سے نفخ صور تک وجود میں آتی رہینگی اور آغاز قیامت یہیں سے ہوگا۔ قیامت کی علامات صغریٰ کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت[2] ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حکام زمین وملک کے لگان ومحصول کو اپنی ذاتی دولت بنائیں (یعنی اُس کو مصرف شرعی میں خرچ نہ کریں) زکوٰۃ بطور تاوان وصول کریں۔ لوگ امانت کو مال غنیمت کی طرح (جو کفار سے جہاد میں حاصل کیا جاتا ہے) حلال وطیب سمجھیں۔ شوہر اپنی بیوی کی بیجا اطاعت کرے اولاد والدین کی نافرمانی اور بدلوگوں سے دوستی کرے۔ علم دین حصول دنیا کی غرض سے سیکھا جائے ہر قبیلہ وقوم میں ایسے لوگ سردار بن جاویں جو ان میں سب سے زیادہ کمینے بدخلق لالچی ہوں۔ انتظامات ایسے اشخاص کے سپرد کئے جائیں جو اُنکے لائق نہ ہوں۔ خوف ضرر کی وجہ سے ایسے آدمیوں کی تعظیم و تکریم کیجائے جو خلاف شرع ہوں۔ شراب خوری کھلم کھلا ہونے لگے۔ آلات لہو ولعب اور ناچ گانیکا

[1] اگرچہ جہاد کا حکم تمام پیغمبروں میں چلا آتا تھا لیکن اُسکی پوری تکمیل اور اچھے اصول پر بنیاد آپ ہی کے زمانہ میں پڑی مترجم

[2] یہ حدیث ترمذی صفحہ ۲۲ مطبوعہ اصح المطابع وغیرہ میں موجود ہے ۱۲

رواج ہوجائے۔ زناکاری کی کثرت ہو امت کے پچھلے لوگ اگلوں پر لعنت وطعنہ زنی کرنے لگیں تو اسوقت جھکڑ[1] نہایت سرخ رنگ کی آندھی اور دیگر علامات عذاب کے آنیکا انتظار کرو۔ جیسے زمین کا دھنسنا آسمان سے پتھروں کا برسنا صورتوں کا بدلجانا اسکے سوا اور علامات بھی اس طرح پے درپے ظہور پذیر ہونے لگیں گی۔ جیسے تسبیح کا ڈورا ٹوٹ کر اسکے دانے یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہیں۔

دیگر احادیث میں آیا ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے لونڈیوں کی اولاد کی کثرت بے علم و بے ادب و نودولت لوگوں کی حکومت۔ اغلام بازی۔ چپی بازی۔ مساجد میں کھیل کود۔ ملاقات کیوقت بجائے سلام کے گالی گلوچ بکنا۔ علوم شرعیہ کا کم ہونا۔ جھوٹ کو ہنر سمجھنا۔ دلوں سے امانت و دیانت کا اٹھنا فاسقوں کا علم سیکھنا۔ شرم حیا کا جاتا رہنا مسلمانوں پر کفار کا چاروں طرف سے[3] ہجوم کرنا ظلم کا اسقدر بڑھ جانا کہ جس سے پناہ لینی مشکل ہو۔ باطل مذاہب جھوٹی حدیثوں اور بدعتوں کا فروغ پانا ہے جب یہ تمام علامات و آثار نمایاں ہوجائیں تو عیسائی بہت سے ملکوں پر غلبہ کر کے قبضہ کرلینگے۔ پھر ایک مدت کے بعد عرب و شام کے ملک میں ابوسفیان کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا جو سادات کو قتل کریگا۔ اس کا حکم ملک شام و مصر کے اطراف میں جاری ہوجائیگا۔ اس اثنا میں بادشاہ روم کی عیسائیوں کے ایک فرقہ کے ساتھ جنگ اور دوسرے فرقہ سے صلح ہوگی۔ لڑنیوالا فرقہ **قسطنطنیہ** پر قبضہ کریگا۔ بادشاہ روم دارالخلافہ کو چھوڑ کر ملک شام میں آجائیگا۔ اور عیسائیوں[4] کے مذکورہ فرقہ دوم کی اعانت سے اسلامی فوج ایک خونریز جنگ کے بعد فرقہ مخالف پر فتحمند ہوگی۔ دشمن کی شکست کے بعد فرقہ موافق میں سے ایک شخص بول اٹھیگا کہ صلیب غالب ہوئی اور اسی کی برکت کی وجہ سے فتح کی شکل دکھائی دی یہ سنکر اسلامی لشکر میں سے

عیسائیوں کا ملک شام پر قبضہ

لہ افسوس آجکل جولوگ مقتدا بننے کی کوشش کرتے ہیں اگرچہ وہ خود کیسے ہی گندے لالچی۔ دنیاپرست بناوٹی اور مجموعہ اخلاق قبیحہ کیوں نہ ہوں مگر دنیاوی مفاد وعزت یا سرکشی نفس امارہ کی بدولت قرون اولی کے مقبول وصادق مسلمانوں پر طعنہ زنی کو اپنی فضیلت اور ترفع خیال کرتے ہوئے عوام کے درمیان پھوٹ ڈالکر تبوا باثمی واثمک فتکون من اصحاب النار کا مصداق بنتے ہیں اور الذین ضل سعیھم فی الحیاۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا کے سچے مضمون کا اپنے تئیں نشانہ بناتے ہیں۔ افسوس ایسے بدبختوں کی حالت پر مترجم ۱۲

لہ دنیا میں آج کل جو ایک قوم دوسری قوم کی ہلاکت کی غرض سے سرخ رنگ کی آتشیں آندھیوں اور طوفانوں کو عمل میں لاتی ہے وہ تو ظاہر ہے اور ممکن ہے کہ آسمانی طوفان بھی آئیں گے۔

سلہ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں کفار ایک دوسرے کو ممالک اسلامیہ پر قابض ہونے کے لئے اس طرح مدعو کرینگے جیسے کہ دسترخوان پر کھانے کے لئے ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کسی نے عرض کیا یارسول اللہ کیا اسوقت ہماری تعداد قلیل ہوگی فرمایا نہیں بلکہ تم اسوقت کثرت سے ہوگے لیکن بالکل ایسے بے بنیاد جیسے رو کے سامنے خس و خاشاک اور تمہارا رعب و داب دشمنوں کے دل سے اٹھ جائیگا اور تمہارے دلوں میں سستی پڑجائے گی۔ ایک صحابی نے عرض کیا حضور سستی کیا چیز ہے۔ آپنے فرمایا کہ تم دنیا کو دوست رکھوگے اور موت سے خوف کروگے۔ اس حدیث کو ابوداؤد وامام احمد و بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور صحیح ہے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو دینی و دنیوی و اخلاقی امور میں قرون گذشتہ کے مسلمانوں کے قدم بقدم چلکر خدا و رسول کے احکام کے نہایت ہی خصوصیت کے ساتھ پابند ہونا چاہیئے تاکہ یہ وہ بدترین مسلمان ثابت نہ ہوں جو ان احادیث کے مصداق ہونگے مترجم سلہ یہ حدیث ابوداؤد میں موجود ہے۔

ایک شخص اس سے مارپیٹ کریگا اور کہیگا کہ نہیں دین اسلام غالب ہوا اور اسی کی برکت سے فتح نصیب ہوئی یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کے لئے پکاریں گے کہ جس کی وجہ سے فوج میں خانہ جنگی شروع ہوجائیگی **بادشاہ اسلام شہید ہوجائے گا**۔ عیسائی ملک شام پر قبضہ کریں گے اور آپس میں ان دونوں عیسائی قوموں کی صلح ہوجائے گی۔

بقیۃ السیف مسلمان مدینہ منورہ چلے آئینگے۔ عیسائیونکی حکومت خیبر تک (جو مدینہ منورہ سے قریب ہے) پھیل جائیگی اسوقت مسلمان اس تجسس میں ہونگے کہ حضرت امام مہدی کو تلاش کرنا چاہیئے تاکہ ان مصائب کے دفعیہ کے موجب ہوں اور دشمن کے پنجہ سے نجات دلائیں **حضرت امام مہدی** اس وقت مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہونگے مگر اس بات کے ڈر سے کہ مبادا لوگ مجھ جیسے ضعیف کو اس عظیم الشان کام کے انجام دہی کی تکلیف دیں مکہ معظمہ[1] سے چلے جائینگے۔ اس زمانہ کے اولیاء کرام و ابدال عظام آپ کی تلاش کریں گے۔ بعض آدمی مہدیت کے جھوٹے دعوے کرینگے اور اس اثنا میں کہ مہدی **رکن و مقام ابراہیم** کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہونگے۔ آدمیوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لیگی۔ اور جبراً و کرہاً آپ سے بیعت کریگی اس واقعہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل گذشتہ ماہ رمضان میں چاند و سورج کو گرہن لگ چکیگا اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ ندا آئیگی هٰذَا خَلِيفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا[2]۔ اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام سن لیں گے حضرت امام مہدی[3] سید اور اولاد فاطمہ زہرا میں سے ہیں **آپ کا قد و قامت** قدرے لانبا۔ بدن چست۔ رنگ کھلا ہوا اور چہرہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے مشابہ ہوگا۔ نیز آپکے اخلاق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوری مشابہت رکھتے ہونگے آپ کا اسم شریف محمد والد کا نام عبداللہ والدہ صاحبہ کا نام آمنہ ہوگا۔ زبان میں قدرے لکنت ہوگی جسکی وجہ سے تنگ دل ہوکر کبھی کبھی ران پر ہاتھ مارتے ہونگے۔ آپ کا علم لدنی (خداداد) ہوگا بیعت کیوقت عمر چالیس سال کی ہوگی خلافت کے مشہور ہونے پر مدینہ کی فوجیں آپکے پاس مکہ معظمہ چلی آئینگی۔ شام۔ عراق اور یمن کے اولیائے کرام و **ابدال عظام** آپ کی مصاحبت میں اور ملک عرب کے بے انتہا آدمی آپ کی افواج میں داخل ہوجائینگے اور اس خزانہ کو جو کعبہ میں مدفون ہے جسکو تاج الکعبہ کہتے ہیں نکالکر مسلمانوں پر تقسیم فرمائیں گے۔ جب یہ خبر اسلامی

[1] ابوداؤد یہ حدیث صحیح ہے [2] ترجمہ یہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے اس کا حکم سنو اور مانو ۱۲ [3] یہ حدیث بروایت ابوداؤد مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۰ مطبوعہ نظامی میں موجود ہے اور صحیح ہے ۱۲

بادشاہ روم کی شہادت۔ امام مہدی کی شکل و شمائل۔ ظہور امام مہدی۔ علامات کبریٰ۔

خراسان سے امام مہدی کی فوجی مدد۔ امام مہدی کی فوجی تیاریاں اور عیسائی افواج کا اجتماع

دنیا میں منتشر ہوگی تو خراسان[1] سے ایک شخص کہ جسکے لشکر کا مقدمۃ الجیش منصور نامی کے زیر کمان ہوگا ایک بہت بڑی فوج لیکر آپ کی مدد کے لئے روانہ ہوگا جو رستہ میں ہی بہت سے عیسائی اور بد دینوں کا صفایا کردیگا۔ وہ سفیانی دکہ جسکا ذکر اوپر گذر چکا ہے) جو اہل بیت کا دشمن ہوگا جس کی ننہیال قوم بنو کلب ہوگی حضرت امام مہدی کے مقابلہ کیواسطے فوج بھیجے گا۔ جب یہ فوج مکہ و مدینہ کے درمیان ایک میدان میں آکر پہاڑ کے دامن میں مقیم ہوگی تو یہی جگہ اس فوج کے نیک و بد عقیدے والے سب کے سب دھنس جائینگے اور قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اسکے عقیدے و عمل کے موافق ہوگا مگر ان میں سے صرف دو آدمی بچ جائینگے ایک حضرت امام مہدی کو اس واقعہ سے مطلع کریگا اور دوسرا سفیانی کو۔

افواج عرب کے اجتماع کا حال سنکر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجوں کے جمع کرنے میں کوششیں کریں گے اور اپنے اور روم کے ممالک سے فوج کثیر لیکر امام مہدی علیہ السلام کے مقابلہ کیلئے **شام میں** مجتمع ہو جائینگے ان کی فوج کے اسوقت ستر جھنڈے[2] ہونگے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار (۸۴۰۰۰۰) سپاہ ہوگی۔ حضرت امام مہدی مکہ سے کوچ فرماکر مدینہ منورہ پہنچیں گے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوکر شام کی جانب روانہ[3] ہو جائینگے دمشق کے قرب و جوار میں عیسائیوں کی فوج سے آمنا سامنا ہوگا اسوقت حضرت مہدی کی فوج کے تین گروہ ہو جائینگے ایک گروہ نصاریٰ[4] کے خوف سے بھاگ جائیگا خداوند کریم ان کی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائیگا باقیماندہ فوج میں سے کچھ تو شہید ہوکر بدر و احد کے شہدا کے مراتب کو پہنچیں گے اور کچھ بتوفیق ایزدی فتحیاب ہوکر ہمیشہ کیلئے گمراہی اور انجام بد سے چھٹکارا پائیں گے۔ حضرت مہدی پھر دوسرے روز نصاریٰ کے مقابلہ کیلئے نکلیں گے اس روز مسلمانوں کی ایک بڑی جمعیت عہد کرے گی کہ بغیر فتح یا موت کے میدان جنگ سے نہ پلٹیں گے پس یہ کل کے کل شہید ہو جائینگے حضرت امام مہدی باقیماندہ قلیل جماعت کیساتھ[6] لشکرگاہ میں معاودت فرمائینگے دوسرے دن پھر ایک جمعیت کثیر عہد کرے گی۔

کہ موت یا فتح۔ پس حضرت امام کے ہمراہ میدان کارزار میں آکر بڑی بہادری کے بعد جام شہادت نوش کرینگے شام کیوقت حضرت مہدی تھوڑی سی جمعیت کیساتھ مراجعت فرمائینگے تیسرے روز اسی طرح ایک بڑی جماعت قسم کھاکر پھر شہید ہو جائیگی۔ حضرت امام مہدی جماعت قلیل کیساتھ اپنی قیامگاہ میں

---

[1] ابوداؤد [2] مسلم صفحہ ۳۹۳۔ انصاری [3] صحیح بخاری [4] صحیح مسلم [5] مسلم صفحہ ۳۹۱۔ انصاری [6] مسلم صفحہ ۳۹۲۔ انصاری

دجال کا خروج۔ ذکر فتح قسطنطنیہ۔ حضرت امام مہدی کی فتح۔ عیسائیوں کی شکست

واپس تشریف لے آئینگے۔ چوتھے روز حضرت مہدی رسدگاہ کی محافظ جماعت کو لیکر جو مقدار میں بہت کم ہوگی دشمن سے نبرد آزما ہونگے۔ اُس دن خداوند کریم اُن کو **فتح مبین** عطا فرمائیگا عیسائی اسقدر قتل وغارت ہونگے کہ باقیوں کے دماغ سے حکومت کی بو جاتی رہیگی اور بے سر و سامان ہوکر نہایت ذلت و رسوائی کے ساتھ بھاگیں گے مسلمان ان کا تعاقب کرکے بہتوں کو جہنم رسید کر دینگے اس کے بعد حضرت مہدی بے انتہا انعام و اکرام اس میدان کے شیروں جانبازوں پر تقسیم فرمائینگے مگر اس مال سے کسیکو خوشی حاصل نہ ہوگی کیونکہ اس جنگ کی بدولت بہت سے خاندان وقبائل ایسے ہونگے کہ جن میں فیصدی ایک ایک آدمی بچا ہوگا۔ بعد ازاں حضرت امام مہدی بلاد اسلام کے نظم ونسق اور فرائض حقوق العباد کے انجام دہی میں مصروف ہونگے۔ چاروں طرف اپنی فوجیں پھیلا دیں گے اور ان مہمات سے فارغ ہوکر فتح **قسطنطنیہ** کے لئے کوچ فرمائینگے۔ بحیرہ روم کے ساحل پر پہنچکر قبیلہ بنو اسحاق کے ستر ہزار بہادروں کو کشتیوں پر سوار کرکے اس شہر کی خلاصی کے لئے جس کو آج کل استنبول کہتے ہیں معین فرمائینگے جب یہ فصیل شہر کے نزدیک پہنچکر نعرہ اللہ اکبر بلند کرینگے تو اس کی فصیل نام خدا کی برکت سے منہدم ہو جائیگی مسلمان ہلا کرکے شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ سرکشوں کو قتل کرکے ملک کا انتظام نہایت عدل وانصاف کے ساتھ کرینگے۔ ابتدائی بیعت سے اس وقت تک چھ سات سال کا عرصہ گذر چکا۔ امام مہدی ملک کے بندوبست ہی میں مصروف ہونگے کہ افواہ اڑیگی کہ دجال نے مسلمانوں پر تباہی ڈالی ہے اس خبر کے سنتے ہی حضرت امام مہدی ملک شام کی طرف مراجعت فرمائینگے۔ اور اس خبر کی تحقیق کے لئے پانچ یا نو سوار جن کے حق میں حضور سرور کائنات صلعم نے فرمایا ہے کہ میں انکے ماں باپوں و قبائل کے نام اور اُن کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں وہ اس زمانے کے روئے زمین کے آدمیوں میں سے بہتر ہونگے لشکر کے آگے پیچھے بطور طلیعہ روانہ ہوکر معلوم کریں گے کہ یہ افواہ غلط ہے پس امام مہدی عجلت وشتابی کو چھوڑکر ملک کی خبرگیری کی غرض سے آہستگی اختیار فرمائینگے ابھی کچھ عرصہ نہ گذریگا کہ **دجال ظاہر ہو جائیگا**۔ دجال قوم یہود میں سے ہوگا عوام میں اس کا لقب مسیح ہوگا۔ دائیں آنکھ میں پھلی ہوگی۔ گھونگروالے بال ہونگے۔ سواری میں ایک بہت بڑا گدھا ہوگا۔ اولاً اس کا ظہور

لہ مسلم صفحہ ۳۹۲ مطبوعہ انصاری سلہ صحیح مسلم صفحہ ۳۹۰ انصاری سلہ مطلب یہ کہ اسلامی فوج کے مقابلہ میں وہ کچھ کام نہ دیسکیگی اور شہر کی حفاظت اُن سے نہ ہوگی۔ تو گویا اس کا ہونا نہ ہونے کے برابر ہو جائیگا سلہ صحیح مسلم ۳۹۲ انصاری ۵ صحیح بخاری صفحہ ۲۵۲ مجتبائی و مسلم شریف سلہ صحیح بخاری صفحہ ۱۰۵۵ المجتبائی مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری ۱۲

ملک عراق و شام کے درمیان ہوگا جہاں **نبوت و رسالت کا دعوی** کرتا ہوگا پھر وہاں سے
اصفہان[1] چلا جائیگا یہاں اسکے ہمراہ ستر ہزار یہودی ہونگے یہیں سے خدائی کا دعوی کرکے چاروں
طرف فساد برپا کریگا۔ اور زمین کے اکثر مقامات پر گشت کرکے لوگوں سے اپنے تئیں خدا کہوائیگا[2]۔ لوگونکی
آزمایش کے لئے خداوند کریم اس سے بڑے بڑے خرق عادات ظاہر[3] کرائیگا۔ اس کی پیشانی پر لفظ ک۔ف۔ر[4]
لکہا ہوگا جس کی شناخت صرف اہل ایمان کر سکینگے۔ اس کے ساتھ ایک آگ ہوگی جسکو دوزخ سے تعبیر
کریگا اور ایک باغ جو جنت کے نام سے موسوم ہوگا۔ مخالفین[5] کو آگ میں موافقین کو جنت میں ڈالے گا مگر
وہ آگ درحقیقت باغ کے مانند ہوگی اور باغ آگ[6] کی خاصیت رکہتا ہوگا۔ نیز اسکے پاس اشیائے[7] خوردنی
کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہوگا جسکو چاہیگا دیگا جب کوئی فرقہ[8] اس کی الوہیت کو تسلیم کریگا تو اس کے لئے
اسکے حکم سے بارش ہوگی۔ اناج پیدا ہوگا۔ درخت پھلدار مویشی موٹے تازے اور شیردار ہوجائیں گے
جو فرقہ اسکی مخالفت کریگا تو اس سے اشیائے مذکورہ بند کردیگا۔ اور اسی قسم کی بہت سی ایذائیں مسلمانونکو
پہنچائیگا مگر خدا کے فضل سے مسلمانوں کو تسبیح و تہلیل کھانے پینے کا کام دیگی۔ اس کے خروج سے پیشتر
دو سال تک قحط رہ چکا ہوگا تیسرے[9] سال دوران قحط ہی میں اُس کا ظہور ہوگا۔ زمین کے مدفون[10]
خزانے اسکے حکم سے اسکے ہمراہ ہوجائینگے بعض آدمیوں سے کہیگا کہ میں تمہارے مُردہ ماں باپوں کو
زندہ کرتا ہوں تاکہ تم اس قدرت کو دیکھکر میری خدائی کا یقین کرو پس شیاطین کو حکم دیگا کہ زمین میں سے
ان کے ماں باپوں کی ہم شکل ہوکر نکلو۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کریں گے اس کیفیت سے بہت سے ممالک
پر اس کا گذر ہوگا یہانتک کہ وہ جب سرزمین میں پہنچے اور بد دین لوگ بکثرت اس کے ساتھ ہوجائینگے
تو وہاں سے لوٹ کر مکہ معظمہ کے قریب مقیم ہوجائیگا۔ مگر بسبب محافظت فرشتوں کے مکہ معظمہ[11] میں داخل
نہو سکیگا پس وہاں سے مدینہ منورہ کا قصد کریگا اُس وقت مدینہ کے سات[12] دروازے ہوں گے
ہر دروازے کی محافظت کے لئے خداوند کریم دو دو فرشتے تعین فرمائے گا جن کے ڈر سے دجال
کی فوج داخل شہر نہ ہوسکے گی۔ نیز **مدینہ منورہ** میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا جس کی وجہ سے بدعقیدے

---

[1] صحیح مسلم [2] صحیح مسلم [3] صحیح مسلم [4] بخاری صفحہ ١٠٥٦ مجتبائی مسلم ٤٠٠ انصاری [5] صحیح و بخاری۔
[6] صحیح بخاری و مسلم شریف [7] مسلم صفحہ ٤٠١ انصاری [8] امام احمد ابو داؤد طیالسی اور یہ حدیث صحیح ہے مطلب یہ کہ صبر
کریں گے۔ برداشت کریں گے اور خدا پر بھروسہ کریں گے [9] امام احمد ابو داؤد طیالسی [10] صحیح مسلم صفحہ ٤٠١ مطبوعہ انصاری
[11] صحیح مسلم و بخاری [12] بخاری صفحہ ٢٥٣ مجتبائی ١٢

ومنافق لوگ خائف ہوکر شہر سے نکلکر دجال کے پھندے میں گرفتار ہوجائینگے اسوقت مدینہ منورہ میں ایک بزرگ ہونگے جو دجال سے مناظرہ کرنے کیلئے نکلینگے دجال کی فوج کے قریب پھونچکر اُنسے پوچھیں گے کہ دجال کہاں ہے وہ اُن کی گفتگو کو خلاف ادب سمجھکر قتل کرنے کا قصد کریں گے مگر بعض اُن میں کے قتل سے مانع ہونگے اور کہیں گے کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہمارے اور تمھارے خدا دجال نے منع کیا ہے کہ کسی کو بغیر اجازت کے قتل نہ کرنا۔ پس وہ دجال کے سامنے جاکر بیان کرینگے کہ ایک گستاخ شخص آیا ہے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہے۔ دجال اُنکو اپنے پاس بلائے گا جب وہ بزرگ دجال کے چہرے کو دیکھینگے تو فرمائینگے میں نے تجھے پہچان لیا تو وہی دجال ملعون ہے جسکی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خبر دی تھی اور تیری گمراہی کی حقیقت بیان فرمائی تھی دجال غصہ میں آکر کہیگا کہ اسکو آرے سے چیر دو۔ پس وہ آپ کے دو ٹکڑے کرکے داہیں بائیں جانب ڈال دینگے پھر دجال خود ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان سے نکلکر لوگوں سے کہے گا اگر اب میں اس مردہ کو زندہ کردوں تو تم میری خدائی پر پورا یقین کروگے وہ کہیں گے ہم تو پہلے ہی آپکی الوہیت کا یقین کرچکے ہیں اور کسی قسم کا شک وشبہ دل میں نہیں رکھتے ہاں اگر ایسا ہوجائے تو ہم کو مزید اطمینان ہوجائیگا۔ پس وہ اُن دونوں ٹکڑوں کو جمع کرکے زندہ ہونیکا حکم دیگا۔ چنانچہ وہ خدائے قدوس کی حکمت وارادے سے زندہ ہوکر کہیگا کہ اب تو مجکو پورا یقین ہوگیا تو وہی مردود دجال ہے کہ جسکی ملعونیت کی خبر پیغمبر خدا صلعم نے دی تھی دجال جھنجھلا کر اپنے معتقدین کو حکم دیگا کہ اس کو ذبح کردو۔ پس وہ آپکے حلق پر چھری پھیرینگے مگر اُس سے آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔ دجال شرمندہ ہوکر اُن بزرگ کو اپنی دوزخ میں جسکا ذکر اوپر گزر چکا ڈال دیگا مگر خداوند کریم کی قدرت سے وہ آپکے حق میں بردو سلام ہوجائے گی اسکے بعد دجال کسی مُردہ کے زندہ کرنے پر قدرت نہ پائیگا اور یہاں سے ملک شام کی جانب روانہ ہوجائیگا قبل اسکے کہ دمشق پھونچے حضرت امام مہدیؑ علیہ السلام دمشق آچکے ہونگے اور جنگ کی پوری تیاری وترتیب فوج کرچکے ہونگے۔ اور اسباب حرب وضرب تقسیم کرتے ہونگے کہ مؤذن عصر کی اذان دیگا لوگ نماز کی تیاری ہی میں ہونگے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام [۲] دو فرشتوں کے کاندھوں پر تکیہ کیئے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر جلوہ افروز ہوکر

---

[۱] یہ حدیث آخر تک مسلم شریف صفحہ ۴۰۲۔ انصاری میں موجود ہے ۱۲ [۲] مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری ۱۲

آواز دینگے کہ شلم یعنے سیڑھی[1] لے آؤ پس سیڑھی حاضر کردیجائے گی آپ اس کے ذریعہ سے فروکش ہوکر امام مہدی سے ملاقات فرمائینگے امام مہدیؑ نہایت تواضع وخوش خلقی کے ساتھ آپ سے پیش[2] آئینگے اور فرمائینگے یا نبی اللہ امامت کیجیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائینگے کہ امامت تمہیں کرو کیونکہ تمہارے بعض بعض کے لئے امام ہیں اور یہ عزت اسی اُمت کو خدا نے دی ہے۔ پس امام مہدیؑ نماز پڑھائینگے حضرت عیسیٰؑ اقتدا کریں گے۔ نماز سے فارغ ہوکر امام مہدیؑ پھر حضرت عیسےٰؑ سے کہیں گے یا نبی اللہ اب لشکر کا انتظام آپ کے سپرد ہے جس طرح چاہیں انجام دیں وہ فرمائینگے نہیں یہ کام بدستور آپ ہی کے تحت میں رہیگا میں تو صرف قتل دجال کیواسطے آیا ہوں جسکا مارا جانا میرے ہی ہاتھ سے مقدر ہے۔ رات امن وامان کے ساتھ بسر کرکے امام مہدیؑ فوج ظفر موج لیکر میدان کارزار میں تشریف لائیں گے۔ حضرت عیسیٰؑ فرمائینگے کہ میرے لئے گھوڑا و نیزہ لاؤ تاکہ اس ملعون کے شر سے زمین کو پاک کردوں پس حضرت عیسیٰؑ دجال پر اور اسلامی فوج اُسکے لشکر پر حملہ آور ہوگی۔ نہایت خوفناک و گھمسان کی لڑائی شروع ہوجائے گی۔ اس وقت دمِ[3] عیسوی کی یہ خاصیت ہوگی کہ جہاں تک آپ کی نظر کی رسائی ہوگی وہیں تک یہ بھی پہنچے گا اور جس کافر تک آپ کا سانس پہنچے گا تو وہ وہیں نیست و نابود ہوجایا کرے گا دجال آپ کے مقابلہ سے بھاگے گا آپ اُس کا تعاقب کرتے کرتے مقام لُدّ[4] میں جالینگے اور نیزے سے اُس کا کام تمام کرکے لوگوں پر اُس کی ہلاکت کا اظہار کریں گے کہتے ہیں کہ اگر حضرت عیسےٰؑ اُسکے قتل میں عجلت نہ کرتے تو بھی وہ آپ کے سانس سے اس طرح پگلجاتا جیسے پانی[5] میں نمک۔ اِسلامی فوج دجال کے لشکر کے قتل و غارت کرنے میں مشغول ہوجائے گی۔ یہودیوں کو جو اُسکے لشکر میں ہونگے کوئی چیز پناہ نہ دے گی۔ یہانتک کہ اگر بوقت شب[6] کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں اُن میں سے کوئی پناہ گزین ہو تو وہ بھی آواز دیگا کہ اے خدا کے بندے دیکھ اس یہودی کو پکڑ اور قتل کر۔ مگر درخت غرقد اُن کو پناہ دیکر اخفائے حال کریگا زمین[7] پر دجال کے شر و فساد کا زمانہ چالیس[8] روز تک رہے گا کہ جن میں سے ایک سال کے ایک ایک مہینہ کے اور

دجال کا فرار

---

[1] صحیح مسلم [2] مسلم صفحہ ۔ ۳۹ انصاری [3] لمعات شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ لُدّ بضم لام و تشدید دال ملک شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے بعض کہتے ہیں کہ بیت المقدس کے قریب ایک گاؤں ہے مترجم ۱۲ [4] صحیح مسلم و ابن ماجہ ۱۲ [5] صحیح مسلم و ترمذی و بخاری [6] ترمذی صفحہ ۲۲۵ اصح المطابع و صحیح مسلم ۱۲

ایک ایک ہفتہ کے برابر ہوگا۔ باقیماندہ ایام معمولی دنوں کے برابر ہونگے بعض روایتوں میں ہے کہ دنوں کی درازی بھی دجال کے استدراج کیوجہ سے ہوگی کیونکہ وہ ملعون آفتاب کو حبس کرنا چاہیگا خداوندکریم اپنی قدرت کاملہ سے اُسکی حسب مرضی آفتاب کو روک دیگا اصحاب کرامؓ نے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جو روز ایک سال کے برابر ہوگا اُس میں ایک دن کی نماز پڑھنی چاہیئے یا سال بھر کی؟ آپ نے فرمایا کہ اندازہ وتخمینہ کرکے ایک سال ہی کی نماز ادا کرنی چاہیئے۔ شیخ محی الدین ابن عربیؒ جو ارباب کشف وشہود کے محققین میں سے ہیں کہ اُس دن کی تصویر دل میں یوں آتی ہے کہ آسمان پر ایک ابر محیط طاری ہوگا اور ضعیف وخفیف روشنی جو عموماً ایسے ایام میں ہوا کرتی ہے تاریکی محض سے مبدل نہ ہوگی اور آفتاب بھی نمایاں نہ ہوگا پس لوگ بموجب شرع اندازہ وتخمینہ سے اوقات نماز کے مکلف ہونگے۔ واللہ اعلم بالصواب" دجال کے فتنہ کے خاتمہ پر حضرت امام **مہدی** وحضرت **عیسیٰ** اُن شہروں میں کہ جنکو دجال نے تاخت وتاراج کردیا ہوگا دورہ فرمائینگے دجال سے تکلیف[1] اُٹھائے ہوئے لوگوں کو خدا کے یہاں اجر عظیم ملنے کی خوشخبری دیکر دلاسا وتسلی دیں گے اور اپنی عنایات ونوازشات عامہ سے اُنکے دنیاوی نقصانات کی تلافی کرینگے۔ حضرت عیسیٰ قتل خنزیر[2] شکست صلیب اور کفار سے جزیہ نہ قبول کرنے کے احکام صادر فرماکر تمام کفار کو اسلام کی طرف مدعو کرینگے خدا کے فضل وکرم سے کوئی کافر بلا اسلام میں نہ رہے گا۔ تمام زمین حضرت امام مہدیؑ کے عدل وانصاف کے چمکاروں سے منور وروشن ہوجائے گی ظلم و بے انصافی کی بیخ کنی ہوگی۔ تمام لوگ عبادت وطاعت الٰہی میں سرگرم ومشغول ہونگے۔ آپ کی خلافت کی میعاد[3] سات۔ آٹھ[4] یا نو[5] سال ہوگی۔ واضح رہے کہ سات سال عیسائیوں کے فتنہ اور ملک کے انتظام میں آٹھواں سال دجال کے ساتھ جنگ وجدل میں اور نواں سال حضرت عیسیٰ کی معیت میں گزریگا۔ اِس حساب سے آپ کی عمر ۴۹ سال کی ہوگی۔ بعدازاں حضرت امام **مہدی** کا وصال ہوجائے گا۔ حضرت عیسیٰ آپ کے جنازے کی نماز پڑھاکر دفن فرمائینگے اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰ کے ہاتھ میں آجائینگے تمام مخلوق نہایت امن وامان کی[6] زندگی بسر کرتی ہوگی کہ خدا کی طرف سے آپ پر وحی نازل ہوگی کہ میں اپنے بندوں میں سے ایسے

---

[1] مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری [2] ترمذی صفحہ ۳۲۵ اصح المطابع وصحیح مسلم [3] ابوداؤد وترمذی [4] حاکم [5] ترمذی صفحہ ۳۴۲ اصح المطابع [6] صحیح مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری

طاقتور بندوں کو ظاہر کرنے والا ہوں کہ کسی شخص کو اُنکے مقابلہ کی تاب نہ ہوگی پس میرے خالص بندوں کو کوہ طور پر لیجا تاکہ وہاں پناہ گزین ہو جائیں حضرت عیسیٰ کوہ طور کے قلعہ میں جو آج کل موجود ہے نزول فرما کر اسباب حرب و سامان رسد مہیا کرنے میں سرگرم ہونگے کہ اس اثنا میں قوم **یاجوج وماجوج** سد سکندر کو توڑ کر ٹڈی دل کی طرح چاروں طرف پھیل جاوینگے۔ سوائے مضبوط قلعہ کے کہیں اُن سے خلاصی کی صورت نہ ہوگی لوگوں کے قتل و غارت کرنے میں بالکل دریغ نہ کرینگے۔ یہ لوگ یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہیں اُن کا ملک انتہائے بلادِ شمال شرقی بیرون ہفت اقلیم ہے اُن کے جانب شمال دریائے شور ہے کہ جسکا پانی شدت برودت کی وجہ سے اس قدر غلیظ و منجمد ہے کہ جس میں جہاز رانی ناممکن ہے اُن کے شرقی و غربی اطراف میں دیوار کی مانند دو بڑے پہاڑ واقع ہیں جن میں آمد و رفت کا رستہ نہیں۔ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان ایک گھاٹی تھی جسمیں سے یاجوج و ماجوج نکل نکل کر ادھر کے لوگوں کو لوٹ لیا کرتے تھے کہ جس کو **ذوالقرنین** نے ایک ایسی آہنی دیوار سے کہ جس کی بلندی اُن دونوں پہاڑوں کی چوٹیوں تک پہنچتی ہے اور مثل ایک گز کی ہے بند کر دیا ہے پس وہ دن بھر نقب زنی اور توڑنے میں مصروف رہتے ہیں مگر رات کو خداوند کریم اپنی قدرت کاملہ سے ویسا ہی کر دیتا ہے جناب پیغمبر خدا صلعم کے وقت میں اسمیں اتنا سوراخ ہو گیا تھا کہ جتنا انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے درمیان حلقہ سے پیدا ہوتا ہے مگر ابھی تک اسقدر نہیں کہ آدمی نکل سکے۔ جب اُن کے خروج کا وقت آئے گا تو یہ دیوار ٹوٹ جائے گی اور وہاں سے نکلینگے اُن کی تعداد اسقدر ہو کہ جب اُن کی **اوّل جماعت بحیرۂ طبریہ میں پہنچے گی** تو اس کا کل پانی پی پی کر خشک کر دے گی۔ بحیرۂ طبریہ طبرستان میں ایک مربع چشمہ ہے کہ جسکا پاٹ سات سات یا دس دس کوس تک ہے اور نہایت گہرا ہے جب

خروج یاجوج ماجوج

ذوالقرنین

سے معالم التنزیل میں لکھا ہے انکے شر سے لوگ قلعوں میں پناہ گزین ہو جاوینگے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قلعوں میں انکی دسترس نہ ہوگی لہ بخاری ۱۰۱۰ مجتبائی
لے ذوالقرنین کے معنے ہیں دو سینگ والا چونکہ اس بادشاہ کی پیشانی کے ہر دو جانب اُبھرے ہوئے تھے اس وجہ سے اس نام سے مشہور ہوا تھا بیتروں کے دور کے آغاز سے بہت پہلے اُن قوموں کا بادشاہ تھا جنکی تہذیب و تمدن و بود و باش کا پتہ آجتک کسیکو معلوم نہ ہو سکا۔ اہرام مصر اُن کا نشان ہیں۔ سبا و تبابعہ کے اجداد اعلیٰ میں گزرا ہے پایہ تخت یمن میں تھا۔ تمام روئے زمین پر اس کی سلطنت رہی بڑا نیک خدا پرست بادشاہ تھا سکندر رومی کے متعلق جو عوام میں مشہور ہے کہ وہ ذوالقرنین تھا یہ ٹھیک نہیں ہے کہ قرآن اور احادیث اور تمام اسلامی تاریخ کے خلاف ہے بلکہ سکندر رومی بت پرست تھا تاریخ سے ثابت ہے کہ وہ سبعہ سیارہ کے نام عبادت خانے بناتا اور پرستش کرتا تھا۔ علاوہ اسکے وہ تمام روئے زمین کا بادشاہ بھی نہ تھا۔ بلکہ یونان سے ایران اور ایران سے ہندوستان میں پنجاب تک آکر واپس ہوتے ہی مرگیا۔ ہے قولہ تعالیٰ حتیٰ اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون ثہ مسلم صفحہ ۴۰۱ انصاری ہے مسلم صفحہ ۴۰۲ انصاری ۱۲

پچھلی جماعت وہاں پہونچے گی تو کہے گی کہ شاید اس جگہ کبھی پانی ہوگا ظلم قتل غارتگری پردہ دری خرابی اور قید کرنے میں مشغول ہو جائیں گے۔ اسی کیفیت سے چلتے ہوئے جب ملک شام میں آئیں تو کہیں گے اب ہم نے زمین والوں کو تو نیست و نابود کر دیا چلو آسمان والوں کا بھی خاتمہ کر دیں پس آسمان پر تیر پھینکیں گے خداوند کریم اپنی قدرت سے اُن کو خون آلودہ کر کے لوٹا دیگا یہ دیکھکر وہ بڑے خوش ہونگے کہ اب تو ہمارے سوا کوئی نہیں رہا۔ اس فتنہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر غلہ کی اسقدر تنگی ہوگی کہ گائے کا کلہ سو سو اشرفی تک ہو جائے گا۔ آخر حضرت عیسیٰ دعا کے لئے کھڑے ہونگے آپ کے صحاب آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر آمین کہیں گے پس خداوند کریم ایک قسم کی بیماری کہ جسکو عربی میں نغف کہتے ہیں نازل کریگا یہ ایک قسم کا دانہ ہے جو بھیڑ بکری کی ناک و گردن میں نکلتا ہو اور طاعون کی طرح تھوڑی سی دیر میں ہلاک کر دیتا ہے پس قوم **یاجوج و ماجوج** اس مہلک مرض سے ایک ہی رات میں تباہ ہو جائے گی حضرت عیسیٰ اس حال سے آگاہ ہو کر چند آدمیوں کو بیرون قلعہ تفتیش حال کے لئے بھیجیں گے اور ان سڑی ہوئی لاشوں کی بدبو سے لوگوں کی زندگی مکدر ہوگی۔ اس مصیبت کے دفعیہ کی غرض سے حضرت عیسیٰ پھر مع اپنے ساتھیوں کے دست بدعا ہونگے تب خداوند تعالیٰ لمبی لمبی گردن اور جسم والے جانوروں کو جن کو عربی میں عنقا کہتے ہیں بھیجے گا پس وہ جانور بعضوں کو تو کھا لیں گے اور بعضوں کو مختلف جزیروں اور دریائے شور میں پھینک دینگے اور اُن کے خون و زرد آب سے زمین کو پاک کرنے کی غرض سے بہت بڑی بابرکت بارش ہوگی جو متواتر چالیس روز تک رہے گی جس سے کوئی پختہ و خام مکان بڑا خیمہ اور چھپر بغیر ٹپکے نہ رہیگا۔ اس بارش کی وجہ سے پیداوار نہایت ہی بابرکت و باافراط ہوگی یہاں تک کہ ایک سیر اناج اور ایک گائے و بکری کا دودھ ایک کنبہ کے لئے کافی ہوگا۔ تمام لوگ آرام و آسائش میں ہونگے زندہ لوگ مُردوں کی آرزو کریں گے۔ روئے زمین پر سوائے اہل ایمان کے اور کوئی نہ رہے گا۔ کینہ و حسد لوگوں سے اُٹھ جائے گا سب کے سب احسان طاعت و بندگی میں مصروف ہو جائیں گے۔ سانپ اور درندے لوگوں کو ایذا نہ پہنچائیں گے قوم یاجوج و ماجوج[۳] کی تلواروں کی نیام و کمانیں ایک عرصہ تک ایندھن کا کام آئینگی حالات

[۱] مسلم شریف ۴۰۱ انصاری۔ [۲] مسلم صفحہ ۴۰۲ انصاری۔ [۳] ترمذی اور یہ حدیث صحیح ہے

حضرت عیسیٰؑ کی وفات وخلافت قحطانی و خسف مشرق و مغرب و دھواں آفتاب کا مغرب سے طلوع

مذکورۂ بالا سات سال تک روبہ ترقی رہیں گے اسکے بعد باوجود کثرت خیرات وطاعات کی خواہشات نفسانی قدرے ظہور پذیر ہونے لگیں گی یہ سب واقعات حضرت عیسیٰ کے عہد میں ہونگے دنیا میں آپ کا قیام چالیس سال تک رہے گا۔ آپ کا نکاح ہوگا اولاد پیدا ہوگی۔ پھر آپ **انتقال فرماکر** حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مطہرہ میں مدفون ہونگے۔ بعدازاں قبیلہ قحطانؑ میں سے ایک شخص مسمی جہجاہ باشندہ ملک یمن آپ کے خلیفہ ہوں گے جو نہایت ہی عدل وانصاف کے ساتھ اُمور خلافت کو انجام دینگے اُن کے بعد چندؑ اور بادشاہ ہونگے جن کے عہد میں کفر وجہل کی رسوم عام ہوجائینگی اور علم بہت کم ہوجائیگا اسی اثناء میں ایک مکان مشرق میں دوسرا مغرب میں **دھنس جائے گا** جن میں منکرین تقدیرؑ ہلاک ہوجائینگے نیز انھیں دنوں میں ایک بڑا دھواںؑ نمودار ہوکر زمین پر چھا جائے گا جس سے آدمی تنگ آجائینگے مسلمان تو صرف ضعف دماغ وآواز و کدورت حواس و زکام میں مبتلا ہونگے مگر منافقین و کفارؑ ایسے بیہوش ہوجائینگے کہ بعض ایک دن بعض دو بعض تین دن میں ہوشیار ہونگے یہ دھواں چالیس روز تک مسلسل رہیگا پھر مطلع صاف ہوجائے گا بعدہٗ ماہ ذی الحجہ میں یوم نحر کے بعد رات اسقدر لمبی ہوجائے گی کہ مسافر تنگدل بچے خواب سے بیدار مویشی چراگاہ کے لئے بیقرار ہوجائینگے۔ یہانتک کہ لوگ ہیبت وبےچینی کی وجہ سے نالہ وزاری شروع کرکے توبہ توبہ پکارینگے۔ آخر تینؑ چار رات کی مقدار کے برابر دراز ہونے کے بعد حالت اضطرابی میں آفتاب مانند چاندگرہن کے ایک قلیل روشنی کے ساتھ جانبؑ **مغرب سے طلوع ہوگا** اسوقت تمام لوگ خدائے قدوس کی وحدانیت کا اعتراف واقرار کرلیں گے۔ مگر اسوقت توبہ کا دروازہ بند ہوجائیگا اسکے بعد اپنی معمولی روشنی ونورانیت کے ساتھ مشرق سے طلوع ہوا کریگا دوسرے روز لوگ اسی چرچہ وتذکرہ میں ہونگے کہ کوہ صفا جو کعبہ کے شرقی جانب واقع ہے زلزلہ سے پھٹ جائیگا جس میں سے **ایک نادر شکل کا جانورؑ** جسکے خروج کی افواہ قبل ازیں دو مرتبہ

لہ کتاب الوفا ابن جوزی و مشکوٰۃ ۲ مسلم شریف ۳ بخاری ومسلم شریف ۴ صحیح مسلم ۵ ابوداؤد اور ترمذی اور یہ حدیث صحیح ہے ۶ صحیح مسلم ۷ چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ یہاں مراد لفظ بعض آیات سے آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا ہے جیسا کہ صحیحین میں آیا ہے ۸ جیسا کہ سورۂ نمل میں ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ۵ (ترجمہ) جب قیامت کا وعدہ ان لوگوں پر پورا ہونے کو ہوگا تو ہم زمین سے ان کے لئے (بطور نشانی) ایک جانور نکالیں گے۔ وہ ان سے کہیگا کہ لوگ خدا کی باتوں کا یقین نہیں کرتے تھے ۱۲

دابۃ الارض کا ظہور

جنوب کی طرف سے ہوا کا چلنا

ملک یمن و نجد میں مشہور ہو چلی ہوگی برآمد ہوگا۔ بلحاظ شکل یہ حسب ذیل سات جانوروں سے مشابہت رکھتا ہوگا (۱) چہرے میں آدمی سے (۲) پاؤں میں اونٹ سے (۳) گردن میں گھوڑے سے (۴) دُم میں بیل سے (۵) سرین میں ہرن سے (۶) سینگوں میں بارہ سنگھے سے (۷) ہاتھوں میں بندر سے اور نہایت فصیح اللسان ہوگا اسکے ایک ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور دوسرے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری ہوگی تمام شہروں میں ایسی سرعت و تیزی کے ساتھ دورہ کرے گا کہ کوئی فرد بشر اس کا پیچھا نہ کرسکے گا اور کوئی بھاگنے والا اس سے چھٹکارا نہ پاسکے گا ہر شخص پر نشان لگاتا جائے گا اگر وہ صاحب ایمان ہے تو حضرت موسیٰؑ کے عصا سے اس کی پیشانی پر ایک نورانی خط کھینچ دیگا جس کی وجہ سے اُس کا تمام چہرہ منور ہو جائے گا اگر صاحبِ ایمان نہ ہو تو حضرت سلیمانؑ کی انگشتری سے اس کی ناک یا گردن پر سیاہ مُہر لگائیگا جس کے سبب سے اُس کا تمام چہرہ مکدر و بے رونق ہو جائیگا یہاں تک کہ اگر ایک دسترخوان پر چند آدمی جمع ہو جائیں تو ہر ایک کے کفر و ایمان میں بخوبی امتیاز ہوسکیگا اس جانور کا نام **دابۃ الارض** ہے جو اس کام سے فارغ ہو کر غائب ہو جائیگا آفتاب کے مغرب سے طلوع اور دابۃ الارض کے ظہور سے نفخ صور تک ایک سو بیس سال کا عرصہ ہوگا۔ دابۃ الارض کے غائب ہونے کے بعد **جنوب کی طرف سے** ایک نہایت فرحت افزا ہوا چلے گی جس کے سبب سے ہر صاحب ایمان کی بغل میں ایک درد پیدا ہوگا۔ جسکے باعث افضل فاضل سے فاضل ناقص سے ناقص فاسق سے پہلے بالترتیب مرنے شروع ہو جائینگے قرب قیامت کے وقت[1] حیوانات۔ جمادات۔ چابک اور تسمہ پا وغیرہ کثرت کے ساتھ گویا ہونگے۔ جو گھروں کے احوال اور دیگر امور سے خبر دیں گے۔

جب تمام اہل ایمان اس جہان سے کوچ کر جائیں تو اہل حبش کا غلبہ ہوگا اور تمام ممالک میں اُن کی سلطنت پھیل جائے گی خانہ کعبہ کو ڈھا دیں گے۔ حج موقوف ہو جائے گا۔ قرآن شریف دلوں۔ زبانوں اور کاغذوں سے اُٹھا لیا جائے گا۔ خداترسی حق شناسی۔ خوف آخرت لوگوں کے دلوں سے معدوم ہو جائے گا شرم و حیا جاتی رہیں گی۔ برسر راہ گدھوں اور کتوں کی طرح سے زنا کرینگے۔ حکام کا ظلم و جہل اور رعایا کی ایک دوسرے پر دست درازی رفتہ رفتہ بڑھ جائے گی۔

---

[1] ترمذی [2] صحیح بخاری و مسلم شریف [3] صحیح بخاری ۱۲ [4] مسلم ۱۲

پس دیہات ویران ہو جائیں گے بڑے بڑے قصبے گاؤں کے مانند اور بڑے بڑے شہر معمولی قصبوں کے مانند ہو جائینگے قحط وبا اور غارتگری کی آفتیں پے در پے نازل ہونے لگیں گی۔ جماع[۱] زیادہ ہوگا اولاد کم۔ رحجانیت الی الحق دلوں سے اٹھ جائے گی۔ جہالت اسقدر بڑھ جائیگی کہ کوئی لفظ[۲] اللہ تک کہنے والا نہ رہے گا۔ اس اثناء میں ملک شام میں امن وارزانی نسبتاً زیادہ ہوگی پس دیگر ممالک سے ہر قسم کے لوگ آفتوں سے تنگ آکر مع عیال واطفال کے ملک شام کی طرف[۳] چلنے شروع ہو جائینگے کچھ عرصہ کے بعد ایک بہت بڑی **آگ جنوب[۴] کیطرف** سے نمودار ہو کر لوگوں پر پڑے گی جس سے لوگ بے تحاشا بھاگیں گے آگ اُن کا تعاقب کریگی جب لوگ دوپہر کے وقت تھک تھکا کر پڑ جائیں تو آگ بھی ٹھہر جائے گی جب دھوپ تیز نکل آئے تو آگ پھر اُن کا پیچھا کرے گی جب شام ہو جائے تو ٹھہر جائے گی اور آدمی بھی آرام لیں گے صبح ہوتے ہی آگ پھر تعاقب کرے گی اور آدمی اس سے بھاگیں گے اس طرح کرتے کرتے ملک شام تک پہنچا دے گی اس کے بعد آگ لوٹکر غائب ہو جائیگی بعد ازاں کچھ لوگ حب وطن اصلی کیوجہ سے اپنے ملکوں کی طرف روانہ ہونگے مگر بحیثیت مجموعی بڑی آبادی ملک شام میں رہے گی قرب قیامت کی یہ آخری علامات ہیں اسکے بعد **قیام قیامت** کی اوّل علامت یہ ہوگی لوگ تین چار سال تک غفلت میں پڑے رہینگے اور دنیاوی نعمتیں۔ اموال اور شہوت رانیاں بکثرت ہو جائیں گی کہ جمعہ کے دن جو یوم[۵] عاشورہ بھی ہوگا صبح ہوتے ہی لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو جائینگے کہ ناگاہ ایک باریک لمبی آواز آدمیوں کو سنائی دے گی یہی نفخ **صور ہوگا** تمام اطراف کے لوگ اس کے سننے میں یکساں ہوں گے اور حیران ہوں گے کہ یہ آواز کیسی ہے کہاں سے آتی ہے پس رفتہ رفتہ یہ آواز مانند کڑک بجلی کے سخت وبلند ہوتی جائے گی۔ آدمیوں میں اسکی وجہ سے بڑی بےچینی وبے قراری پھیل جائے گی جب وہ پوری سختی پر آجائے تو لوگ خوف وہیبت کی وجہ سے مرنے شروع ہو جائینگے زمین میں[۶] زلزلہ آئے گا جس کے ڈر سے

---

[۱] صحیح بخاری ومسلم وترمذی [۲] صحیح مسلم وترمذی [۳] صحیح بخاری ومسلم [۴] صحیح بخاری ۱۲ [۵] صحیح مسلم [۶] جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ؕ

لوگ گھروں کو چھوڑ کر میدانوں میں بھاگیں گے اور وحشی[1] جانور خائف ہو کر لوگوں کی طرف میل کریں گے زمین جا بجا[2] شق ہو جائے گی سمندر اُبل کر قرب[3] وجوار کے مواضعات پر چڑھ جائینگے آگ بجھ جائے گی نہایت محکم و بلند پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر تیز ہوا کے چلنے سے ریت کیموافق اُڑینگے۔ گرد وغبار کے اُٹھنے اور آندھیوں کے آنے کے سبب جہان تیرہ وتار ہو جائے گا وہ آواز دم بدم سخت ہوتی جائے گی یہاں تک کہ اُسکے نہایت ہولناک ہونے پر آسمان پھٹ جائینگے ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائینگے۔

ابلیس کی قبض رُوح

جب آدمی مرجائیں تو ملک الموت ابلیس کی قبض رُوح کے لئے متوجہ ہوں گے یہ ملعون چاروں طرف دوڑتا پھریگا۔ ملائکہ گرز ہائے آتشیں سے مار مار کر لوٹا دیں گے اور اُس کی روح قبض کریں گے۔ سکرات موت کی جتنی تکالیف تمام افراد بنی آدم پر گذری ہیں اُسپر تنہا گذریں گی نفخ صور کے مسلسل چھ ماہ تک پھینکنے کے بعد نہ آسمان رہے گا نہ ستارے نہ پہاڑ۔ نہ سمندر نہ اور کوئی چیز سب کے سب نیست ونابود ہو جائینگے فرشتے بھی مرجائیں گے مگر کہتے ہیں کہ آٹھ چیزیں فنا سے مستثنیٰ ہیں۔ اوّل عرش۔ دوم کرسی۔ سوم لوح۔ چہارم قلم۔ پنجم بہشت۔ ششم صور۔ ہفتم دوزخ۔ ہشتم ارواح۔ لیکن ارواحوں کو بھی بیخودی وبیہوشی لاحق ہو جائے گی بعضوں کا قول ہے کہ یہ آٹھ چیزیں بھی تھوڑی دیر کے لئے معدوم ہو جائیں گی حاصل کلام جب سوائے ذات باری تعالےٰ کوئی اور باقی نہ رہے تو خداوند رب العزت فرمائیگا کہاں ہیں بادشاہان و مدعیان سلطنت کس[5] کے لئے آج کی سلطنت ہے پھر خود ہی ارشاد فرمائیگا خدائے یکتا وقہار کے لئے ہی بس ایک وقت تک ذات واحد ہی رہے گی۔ پھر ایک مدت کے بعد کہ جس کی مقدار سوائے اُس کے اور کوئی نہیں جانتا از سرِ نو سلسلہ پیدائش کی بنیاد قائم کریگا۔ آسمان زمین اور فرشتوں کو پیدا کریگا زمین کی ہیئت اُس وقت ایسی ہوگی کہ اُسمیں عمارتوں۔ درختوں۔ پہاڑوں اور سمندروں وغیرہ کا نشان نہ ہوگا اس کے بعد جس جس

---

[1] قرآن مجید میں ہے وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ یعنی جسوقت وحشی جانور آدمیوں کے ساتھ اکھٹے کئے جائیں گے۔ شاہ رفیع الدین ؒ
[2] قولہ تعالیٰ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ [3] قولہ تعالیٰ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ یعنی جب دریا بہ چلیں شاہ عبد القادر ؒ [4] قولہ تعالےٰ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ترجمہ جب پہاڑ اڑا دیئے جائیں [5] لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۱۲

ارواح کا اجسام میں داخل ہونا

مقام سے لوگوں کو زندہ کرنا منظور ہوگا تو اُسی جگہ پہلے اُن کی ریڑھ کی ہڈی کو پیدا کر کے رکھ دیا جائیگا اور اُن کے دیگر اجزائے جسمانی کو اُس ہڈی کے متصل رکھدینگے ریڑھ کی ہڈی اُس ہڈی کو کہتے ہیں جس سے تمام جسم کی ہڈیوں کی پیدائش شروع ہوتی ہے۔ ترتیب اجزا کے بعد ان اجزائے مرکبہ پر گوشت و پوست چڑھا کر جو صورت ان کے مناسب حال ہو عطا ہو جائے گی قالب جسمانی کے تیار ہونے کے بعد تمام ارواحوں کو صور میں داخل کر کے حضرت اسرافیل کو حکم ہوگا کہ اُن کو پوری طاقت سے پھونکیں اور خود خداوند کریم ارشاد فرمائے گا قسم ہے میرے عزو جلال کی کوئی روح اپنے قالب سے خطا نہ کرے گی پس روحیں اپنے اپنے جسموں میں اِس طرح آجائینگی جیسے گھونسلوں میں پرندے۔ صور اسرافیل میں تعداد ارواح کے موافق سوراخ ہیں جنہیں سے روحیں پھونکنے پر مور و ملخ کی طرح نکلکر اپنے اپنے قالبوں میں داخل ہو جائینگی اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ان کا رابطہ جسموں سے قائم ہو جائیگا اور سب کے سب زندہ ہو جائینگے۔ اسکے بعد صور پھر پھونکا جائیگا جسکی وجہ سے زمین پھٹکر تمام لوگ برآمد ہونگے اور گرتے پڑتے آواز صور کیجانب دوڑیں گے یہ صور بیت المقدس کے اس مقام پر جہاں صخرہ معلق ہے پھونکا جائیگا۔ نفخ ارسال ارواح الی الابدان میں اور اس نفخ ثانی میں چالیس برس کا عرصہ ہوگا قبروں میں سے آدمی اوسی شکل میں پیدا ہونگے جیسے کہ بطن مادر سے یعنی برہنہ تن بے ختنہ بے ریش ہونگے مگر صرف سروں پر بال اور منہ میں دانت ہونگے تمام خورد کلاں گونگے بھرے۔ لنگڑے اور ناتوان سب کے سب سلیم الاعضا پیدا ہونگے۔ سب سے پہلے زمین میں سے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اُٹھینگے آپ کے بعد حضرت عیسیٰ پھر جگہ جگہ سے انبیا صدیقین شہدا صالحین اُٹھینگے بعد ازاں عام مومنین پھر فاسقین پھر کفار تھوڑی دیر بعد یکے بعد دیگرے برآمد ہونگے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ آنحضرت صلعم اور حضرت عیسےٰ کے درمیان ہونگے حضور سرور کائنات صلعم کی اُمت آپ کے پاس اور دیگر اُمتیں اپنے اپنے پیغمبروں کے پاس مجتمع ہو جائیں گی۔ شدت ہول و خوف کے سبب تمام کی آنکھیں آسمان کی طرف ہوں گی۔ کوئی شخص کسی کی شرمگاہ پر نظر نہیں ڈال سکیگا۔ اگر وائے

---

۵ صحیح بخاری و مسلم ۷، ۴۶ انصاری ۷ صحیح بخاری ۸ قولہ تعالیٰ کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ جیسا کہ ہمنے (اس خلقت) کو اول مرتبہ پیدا کیا ہے (اسی طرح) دوبارہ بھی پیدا کرینگے ۱۲ ۵ صحیح بخاری و مسلم صفحہ ۴۸۳ انصاری ۷ صحیح مسلم ۵ ترمذی ۱۲

احوال میدان حشر و گرمی آفتاب

ابواب شفاعت

بھی تو وہ بچوں کی طرح دواعی شہوت سے خالی ہوگا۔ جب تمام لوگ اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہو جائیں تو آفتاب اسقدر نزدیک کر دیا جائیگا کہ کہیں گے کوئی ایک میل[1] کے فاصلے پر ہی آسمان کیطرف سے چمکنے والی بجلیاں اور خوفناک آوازیں سنائی دینگی۔ آفتاب کی گرمی کی وجہ سے تمام کے بدنوں سے پسینہ جاری ہو جائیگا پیغمبروں اور نیکبخت مومنوں کے تو صرف تلوے تر ہوں گے۔ عام مومنین کے ٹخنے پنڈلی گھٹنے۔ زانو کمر سینہ اور گردن تک حسب اعمال پسینہ چڑھ جائیگا۔ کفار منہ اور کانوں تک پسینہ میں غرق ہو جائیں گے اور اس سے اُن کو سخت تکلیف ہوگی بھوک پیاس کی وجہ سے لوگ لاچار ہو کر خاک پھانکنے لگیں گے۔ اور پیاس بجھانے کی غرض سے حوض کوثر کی طرف جائینگے دیگر انبیا علیہم السلام کو بھی حوض عطا کئے جائینگے مگر وہ لطافت و وسعت میں حوض کوثر سے بہت کم ہونگے گرمی آفتاب کے سوا اور بھی نہایت ترسناک و ہولناک امور پیش آئینگے ایکہزار سال کی مقدار تک لوگ انہیں تکالیف و مصائب میں مبتلا رہیں گے اور سات گروہوں کا جن کا ذکر آگے آئے گا سایہ میں جگہ دیجائے گی تمام روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ سایہ والے گروہ چالیس فرقوں پر مشتمل ہونگے پس آخر لوگ لاچار ہو کر شفاعت[3] کی غرض سے **حضرت آدمؑ** کے پاس جا کر عرض کرینگے کہ یا ابوالبشر تم ہی وہ شخص ہو جن کو خداوند نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا۔ فرشتوں سے سجدہ کرایا جنت میں سکونت عطا فرمائی اور تمام اشیاء کے نام سکھائے پس آج ہماری شفاعت کیجیے تاکہ ہم کو خداوند کریم ان مصائب سے نجات دے آپ فرمائیں گے کہ خداوند کریم آج اسقدر برسر غضب ہے کہ ایسا کبھی نہ تھا اور نہ آیندہ ہوگا چونکہ مجھ سے ایک لغزش[4] سرزد ہوئی ہے وہ یہ کہ باوجود ممانعت میں نے گیہوں کا دانہ کھا لیا تھا پس اُس کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں مجھ میں شفاعت کرنے کی طاقت نہیں ہے مگر **حضرت نوحؑ** کے پاس جاؤ کہ وہ اول پیغمبر ہیں جن کو خدا نے لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجا پس لوگ آپ کے پاس آئینگے اور کہیں گے کہ اے **نوحؑ** آپ ہی وہ پیغمبر ہیں جو سب سے پہلے آدمیوں کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے اور آپ کو خدا نے بندہ شکرگذار[5] کا لقب عطا فرمایا ہماری حالت زار کو

---

[1] صحیح بخاری و صحیح مسلم صفحہ ۳۸۴ انصاری ۱۲ [2] صحیح مسلم صفحہ ۳۸۴ انصاری [3] یہ حدیث صحاح ستہ میں آئی ہے ۱۲
[4] قولہ تعالیٰ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا الآیہ ۱۲
[5] قولہ تعالیٰ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا ۱۲

دیکھکر ہماری شفاعت کیجئے۔ آپ فرمائینگے کہ آج خداوند کریم ایسا بر سر غضب ہی کہ نہ کبھی تھا نہ ہوگا اور
مجھ سے ایک لغزش ہوئی ہی وہ یہ کہ میں نے ادب کا لحاظ نہ کرکے اپنے بیٹے کی غرقابی کے وقت
بارگاہ الٰہی میں ۱ اسکی نجات کا سوال کیا تھا پس اسکے مواخذہ سے ڈرتا ہوں میرا منہ نہیں کہ شفاعت
کرسکوں مگر ہاں حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ خداوند قدوس نے اُن کو اپنا خلیل ۲ فرمایا ہی
پس لوگ آپکے پاس آئینگے اور کہیں گے خداوند نے آپ کو خلیل کے خطاب سے ملقب کیا ہی اور آگ کو
آپ کے واسطے بردو سلام ۳ کردیا امام پیغمبران بنایا پس ہماری شفاعت کیجئے تاکہ ان تکالیف سے
رہائی ہو آپ فرمائینگے آج خدائے قدوس اسقدر بر سر غضب ہی کہ نہ کبھی ایسا ہوا نہ ہوگا۔ مجھ سے تین
مرتبہ ایسا کلام سرزد ہوا ہے کہ جسمیں جھوٹ کا وہم ہوسکتا ہے پس اسکے مواخذہ سے ڈرتا ہوں
اسلئے مجھ میں شفاعت کرنے کی قوت نہیں ہی یہ بات معلوم کرنے کے قابل ہی کہ حضرت ابراہیمؑ
سے حسب ذیل تین موقعوں پر ایسا کلام سرزد ہوا ہے جس میں جھوٹ کا وہم ہوسکتا ہی اول یہ کہ
ایک مرتبہ آپ کی قوم نے عید کے دن عمدہ عمدہ کھانے پکا کر اپنے بتوں کے سامنے رکھدئیے
پھر بتخانہ کے دروازوں کو بند کرکے عید منانے کے لئے نہایت کروفر کے ساتھ میدان
میں سے گئے۔ حضرت ابراہیمؑ سے بھی کہا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلئے آپ نے ستاروں ۴ کی طرف
دیکھکر جواب دیا کہ میری طبیعت ناساز معلوم ہوتی ہی یہ اول کلام ہے جسمیں ایہام کذب ہوسکتا ہی
دوم یہ کہ جب قوم میدان مذکور میں چلی گئی تو آپ تبر ہاتھ میں لیکر بتخانہ میں قفل کھولکر داخل ہوئے اور
بتوں سے کہنے لگے کہ یہ لذیذ نعمتیں کیوں ۵ نہیں کھاتے جب اُنھوں نے کچھ جواب نہ دیا تو پھر

---

۱ وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّہٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْنَ (ترجمہ) (اُس مشکل گھڑی میں) نوح نے اپنے خدا کو پکارا کہ میرا بیٹا بھی تو میرے اہل میں سے ہی اور تیرا وعدہ (جو میرے اہل کو طوفان سے بچانیکی نسبت ہے) سچا ہے اور اس کا فیصلہ تو بہتر کرسکتا ہی خدا نے نوح کو جواب دیا کہ وہ تیرے اہل میں سے ہرگز نہیں ہی کہ وہ بُرے افعال کرچکا ہی تو مجھ سے ایسی بات کا سوال نہ کرنا جسکا تجھے علم نہیں ہی میں تجھے اسلئے سمجھاتا ہوں کہ جاہل لوگوں کی طرح سے رشتہ کی محبت میں آکر کہیں تو خدا سے دور نہ جا پڑے یعنی خدا کو نیکی کے سوا اور کسی قسم کے رشتہ کی پروا نہیں ہی۔ مترجم ۱۲
قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنِّیْ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ ۔ سورہ ھود ۲ قولہ وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا ۱ سورہ نسا ۳ قولہ تعالیٰ قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ سورۃ انبیاء ۱۲ ۴ قولہ تعالیٰ فَنَظَرَ نَظْرَۃً فِی النُّجُوْمِ فَقَالَ اِنِّیْ سَقِیْمٌ ۱۲
۵ قولہ تعالیٰ فَقَالَ اَلَا تَاْکُلُوْنَ مَا لَکُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ سورۃ الصّٰفّٰت ۱۲

حضرت ابراہیم کا بت توڑنا

فرمانے لگے کہ مجھ سے کیوں نہیں بولتے۔ جب اس پر بھی وہ خاموش رہے تو آپ نے تمام کو توڑ ڈالا[۱] مگر بڑے بت کے صرف ناک کان توڑے اور تبر کو اُسکے کاندھے پر رکھدیا اور دروازے کو بدستور مقفل کر کے گھر تشریف لے آئے۔ کفار جب میدان سے واپس آئے تو اس ماجرے کو دیکھکر آگ بگولا ہو گئے اور اس فعل کے مرتکب کے تجسس[۲] میں ہوئے اُن میں سے بعض کہنے لگے کہ ہم نے ایک جوان مسمّی[۳] ابراہیم کو بتوں کی مذمت کرتے ہوئے سُنا ہی یہ کام اُس کا معلوم ہوتا ہے پس ابراہیم[۴] کو بلا کر پوچھا کیا یہ کام[۵] تو ہی نے کیا ہی۔ آپ نے فرمایا نہیں[۶] بلکہ اس بڑے بت نے کیا ہے۔ دیکھو تبر کو کاندھے پر دھر رکھا ہے اور غصہ میں آکر بیچاروں کو توڑ ڈالا ہے۔ پس تم لوگ انھیں شکستہ اور مجروح بتوں سے پوچھو تاکہ وہ حقیقت حال کو خود بیان کر دیں۔ یہ دوسرا ایہام کذب ہی۔ سوم یہ کہ جب حضرت ابراہیم[۷] اپنے شہر کو چھوڑ کر بحران میں چچا کے پاس تشریف لے گئے اور وہاں چچازاد بہن سارہ سے شادی کر لی اور پھر یہاں سے بھی بوجہ مخالفت دینی چچا سے جُدا ہو کر اور سارہ کو اپنے ساتھ لیکر

حضرت ابراہیم مصر میں

مصر کی طرف ہجرت کی اُس وقت مصر میں ایک ظالم بادشاہ تھا جو ہر خوبصورت عورت کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ اگر عورت اپنے شوہر کے ساتھ ہوتی تھی تو اس کو قتل کرا دیتا تھا اگر سوائے شوہر کے کوئی اور وارث ساتھ ہوتا تھا تو اس کو کچھ دے دلا کر راضی کر لیتا تھا جب ابراہیم وہاں پہنچے تو اس ماجرے کو سُنکر حیران ہو گئے اتنے میں اس ظالم بادشاہ کے سپاہیوں نے آکر پوچھا کہ یہ عورت تیری کون ہوتی ہو؟ آپ نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ سارہ آپ کی چچازاد بہن تھیں نیز بموجب اس حکم کے کہ انما المؤمنین اخوۃ آپس میں دینی بھائی بہن ہوتے تھے اور سارہ رضی اللہ عنہا کو بھی سمجھا دیا کہ تم سے کوئی

---

[۱] قولہ تعالیٰ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ سورہ انبیا۔ [۲] قولہ تعالیٰ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ سورہ انبیا [۳] قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ سورہ انبیا۔ [۴] قولہ تعالیٰ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ سورہ انبیا۔ [۵] قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ سورہ انبیا [۶] قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝ سورہ انبیا [۷] یہ حدیث اخیر تک صحیح بخاری ومسلم شریف میں موجود ہے ۱۲

پوچھے تو یہ کہنا کہ یہ میرا بھائی ہے۔ یہ تیسرا ایہام کذب ہے قصہ مختصر یہ ہے کہ اُس ظالم بادشاہ کے آدمی حضرت سارہ کو لے گئے تو حضرت ابراہیم نماز میں مشغول ہوئے۔ خداوند کریم نے اپنی قدرت کاملہ سے اُن تمام پردوں اور دیواروں کو جو درمیان میں حائل تھیں اُٹھا دیا۔ یہاں تک کہ ایک لمحہ بھی حضرت سارہؓ آپ کی نظر سے غائب نہ ہوئیں سپاہیوں نے حضرت سارہؓ کو اس ظالم کے مکان میں لیجا کر بٹھا دیا جب وہ ظالم آپ کے پاس آیا تو تین مرتبہ نیت بد سے ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن ہر مرتبہ اُس کے اعضا شل ہو کر بیہوشی کی سی حالت طاری ہو جاتی تھی۔ اور تائب ہو کر حضرت سارہؓ سے طالب دعا ہوتا تھا کہ میری رہائی ہو پس آپ کی دعا سے بحال ہو جاتا تھا۔ آخر کار اُس نے سپاہیوں کو بلا کر کہا کہ یہ جادوگرنی ہے اس کو فوراً یہاں سے لیجاؤ اور ہاجرہ کو اس کے ہمراہ کر کے نہایت احتیاط کے ساتھ حضرت ابراہیم کے پاس پہنچا دو۔ آپ مصر کو ناپسند کر کے مُلک شام کی طرف روانہ ہوئے اور وہیں سکونت اختیار کی یہاں تک حضرت ابراہیم کے ایہام کذب کا قصہ تمام ہوا۔ آمدم بر سر مطلب حضرت ابراہیم لوگوں سے فرمائینگے کہ حضرت **موسیٰؑ** کے پاس جاؤ کیونکہ خداوند کریم نے اُن کو اپنا کلیم بنایا ہے پس لوگ آپ کی طرف آئیں گے اور کہیں گے اے موسیٰ آپ ہی وہ شخص ہیں جن سے بغیر کسی واسطہ خداوند تعالیٰ نے گفتگو کی اور توریت اپنے دست قدرت سے لکھ دی ہماری شفاعت کیجئے۔ آپ جواب دیں گے اللہ تعالیٰ آج اسقدر بر سر غضب ہے کہ نہ کبھی ایسا ہوا تھا نہ ہوگا میرے ہاتھ سے ایک قبطی شخص[له] بغیر اس کی اجازت مقتول ہو چکا ہے اُسکے مواخذہ سے ڈرتا ہوں اسلیئے مجھ میں شفاعت کرنے کی قدرت نہیں ہاں حضرت **عیسیٰؑ ابن مریم** کے پاس جاؤ۔ پس وہ حضرت عیسیٰؑ کے پاس آکر کہیں گے اے عیسیٰ خدا نے آپ کو روح اور کلمہ کہا۔ جبرئیلؑ کو آپ کا رفیق بنایا آیات بینات عطا کیں آج ہماری شفاعت کیجئے تاکہ خداوند تعالیٰ ان مصائب سے نجات دے۔ آپ فرمائینگے خداوند آج کے دن اسقدر بر سر غضب ہے کہ نہ کبھی

له قوله تعالیٰ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ اِلیٰ اَنْ قَالَ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ الاٰية ترجمہ موسیٰ شہر میں داخل ہوا اُسوقت تک اُس کو پیغمبری ملی نہ تھی وہاں شہر میں اُس نے دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے پایا ایک اپنا ایک غیر تو اس نے غیر کو گھونسا مار کر ہلاک کیا ۱۲

ایسا ہوا تھا نہ ہوگا چونکہ میری اُمت نے کبھی تو مجکو خدا کا بیٹا قرار دیا اور کبھی عین خدا اور ان اقوال کی تعلیم کو میری طرف منسوب کیا پس میں ان اقوال کی تحقیقات کے مواخذہ سے ڈرتا ہوں تاب شفاعت نہیں رکھتا۔ البتہ حضرت **محمد صلے اللہ علیہ وسلم** کے پاس جاؤ پس لوگ آنحضرت صلعم کے پاس آکر کہیں گے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ محبوب خدا ہیں خدا نے آپ کو اگلے پچھلے تمام گناہوں کی معافی کی خوشخبری دی ہے[1] پس اگر دیگر لوگوں کو خدا کی طرف سے ایک قسم کے عتاب کا خوف ہو تو ہو مگر آپ تو اس سے محفوظ و مامون ہیں آپ خاتم النبیین[2] ہیں اگر آپ بھی ہم کو نفی میں جواب دیں تو ہم کس کے پاس جائیں آپ ہمارے لئے درگاہ الٰہی میں شفاعت کیجئے تاکہ ہم کو ان مصیبتوں سے رہائی ہو آپ ارشاد فرمائینگے کہ ہاں مجھ ہی کو خدا نے اس لائق بنایا ہے تمھاری شفاعت کرنی آج میرا حق ہے پس آپ درگاہ ایزدی کی جانب متوجہ ہونگے حق تعالیٰ اُس روز جبرئیل کو براق دیکر تمام لوگوں کے سامنے بھیجے گا۔ آنحضرت صلعم اس پر سوار ہوکر آسمان کی طرف روانہ ہونگے آدمیوں کو آسمان پر ایک نہایت نورانی وکشادہ مکان دکھائی دیگا جس میں حضور داخل ہوجائینگے اس مکان کا نام **مقام محمود**[3] ہے پس جب تمام لوگ اس مکان میں آپ کو داخل ہوتے ہوئے دیکھیں گے تو آپ کی تعریف و توصیف کرنے لگیں گے حضور کو یہاں سے عرش معلے پر تجلی الٰہی نظر آئے گی جسکو دیکھتے ہی آپ سات روز تک مسلسل سربسجود رہیں گے تب ارشاد الٰہی ہوگا کہ اے محمد سر اُٹھاؤ جو کہوگے سنوں گا جو مانگوگے دونگا اگر شفاعت کروگے قبول کروں گا پس حضور اپنے سر مبارک کو اُٹھا کر خدائے قدوس کی اس قدر حمد و ثنا بیان کریں گے کہ اولین و آخرین میں سے کسی نے نہ کی ہوگی۔ آپ فرمائینگے کہ اے خدا تو نے بذریعہ جبرئیل وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تو جو چاہے گا سو دونگا پس میں اس عہد کا ایفا چاہتا ہوں۔ حق تعالیٰ جواباً ارشاد فرمائے گا۔ جبرئیل نے جو کچھ پیغام پہنچایا تھا وہ بالکل بجا اور درست تھا آج بیشک میں تجھ کو خوش کروں گا اور تیری شفاعت قبول کروں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین

---

[1] قولہ تعالیٰ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ سورہ فتح [2] قولہ تعالیٰ وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا سورہ احزاب (ترجمہ) محمد کسی شخص کا باپ دادا نہیں ہوا بلکہ وہ تو خدا کی طرف سے تمام خلقت کے لئے خاص پیغام الٰہی پہنچانے والا اسکا روحانی باپ ہے اور پیغمبروں کا سلسلہ آمد و شد اسپر ختم کر دیا گیا اور خدا کو ہر ایک چیز کا علم ہے کہ اسکے نبی باپ ہونے سے روحانی باپ ہونا زیادہ زیبا ہے ۱۲ [3] قولہ تعالیٰ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

زمین کی طرف جاؤ میں بھی زمین پر جلوہ افروز ہونے والا ہوں۔ بندوں کا حساب لیکر ہر ایک کو
حسب اعمال جزا دونگا پس حضور سرور کائنات زمین پر واپس تشریف لے آئیں گے لوگ آپ سے
دریافت کرینگے کہ خدا نے ہمارے حق میں کیا ارشاد فرمایا۔ آپ جواب دیں گے خدائے قدوس
زمین پر جلوہ افروز[1] ہونے والا ہے۔ ہر ایک کو حسب اعمال جزا دیگا۔ اسی اثناء میں ایک بہت بڑا
نور نہایت ہولناک آواز کے ساتھ آسمان سے زمین پر اُتریگا۔ قریب آنے پر فرشتوں کی تسبیح و
تہلیل کی آوازیں سنائی دینگی لوگ اُن سے پوچھیں گے کہ ہمارا پروردگار اسی نور میں ہے فرشتے
جواب میں کہینگے خداوند کریم کی شان اس سے کہیں برتر ہے ہم تو آسمان دنیا کے فرشتے
ہیں۔ اور اُتر کر زمین کے دور ترین کناروں پر صف بستہ ہو جائیں گے بعد ازاں اس سے
کہیں زیادہ نور مع ہولناک آواز کے آسمان سے نازل ہوگا نزدیک پہنچنے پر لوگ پھر پوچھینگے
کیا تجلیات الٰہی اسی نور میں ہیں۔ فرشتے جواب دیں گے کہ خدائے قدوس اس سے کہیں برتر ہے
ہم دوسرے آسمان کے فرشتے ہیں۔ پس یہ فرشتے بھی پہلے فرشتوں کے قریب صف بستہ
ہو جائینگے اس طرح ہر ایک آسمان کے فرشتے پہلے سے زیادہ عظمت و جلال کے ساتھ یکے بعد
دیگرے اُتر کر سابق فرشتوں کے قریب سلسلہ وار صف بستہ ہو جائینگے اس کے بعد عرش معلے
کے فرشتے نازل ہو کر سب کے آگے صف بستہ ہو جائینگے پھر حضرت اسرافیل کو صور کے پھونکنے کا
حکم ہوگا جس کی آواز سنتے ہی تمام لوگ بیہوش ہو جائینگے۔ مگر صرف حضرت موسیٰ جو تجلیات الٰہی
کو کوہ طور پر دیکھکر بیہوش ہو گئے تھے برداشت کر سکیں گے۔ پس حق تعالیٰ عرش پر جلوہ فرما کر
نزول فرمائے گا۔ اس عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہونگے۔ اسکے اگلے حصے کو اس
مقام پر جہاں آج کل بیت المقدس میں صخرہ معلق ہے رکھدینگے اس عرش کے زیر سایہ

---

[1] قولہ تعالیٰ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى
اور اے پیغمبر تمہارا پروردگار رونق افروز ہوگا اور فرشتے صف بستہ ہونگے اور اس دن جہنم سب کے روبرو لا حاضر کیجائے گی اُس دن انسان
چیتے گا مگر اس وقت اس کے چیتنے سے کیا فائدہ ۱۲ [2] قولہ تعالیٰ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ سورہ زمر (ترجمہ) اور صور پھونکا جائیگا پس تمام آسمان اور زمین کے رہنے والے بیہوش ہو جائینگے مگر وہ جسکو خدا چاہے
کہ بیہوش نہ ہو [3] صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ [4] قولہ تعالیٰ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ۱۲

جنت و دوزخ کے حاضر کرنے کا حکم * خداوند کا بندوں سے ارشاد

بموجب[1] حدیث ذیل سات گروہوں کو جگہ دیجائے گی (۱) بادشاہ عادل (۲) نوجوان عابد (۳) وہ شخص جو محض ذکر الٰہی اور نماز کی غرض سے ہمیشہ مسجد سے دل لگائے رکھے (۴) وہ شخص جو خلوت و تنہائی میں شوق و خوف الٰہی کی وجہ سے تضرع و زاری کرے (۵) وہ دو شخص جو خالصاً لوجہ اللہ ایک دوسرے سے محبت کریں اور ظاہر و باطن میں یکساں ہوں (۶) وہ شخص جو خیرات اس طرح کرے کہ سوائے خدا کے اور اُس کے کوئی نہ جانے (۷) وہ شخص جسکو زن حسینہ و جمیلہ و صاحب ثروت بغرض فعل بد طلب کرے اور وہ محض خوف الٰہی کیوجہ سے باز رہے۔ بعض روایتوں[2] میں انکے علاوہ کچھ اور گروہوں کا بھی ذکر آیا ہے یہ واضح رہے کہ عرش کا سایہ ان گروہوں پر نہایت سخت گرمی و تیزی آفتاب کی حالت میں ہوگا جیسا کہ پہلے مذکور ہوچکا کیفیت نزول عرش بوجہ بیہوشی کے کسی کو معلوم نہ ہوگی۔ اسکے بعد پھر اسرافیل کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا جس کے سبب تمام لوگ ہوش میں آجائینگے اور عالم غیب و شہود کے درمیان جو پردے آجتک حائل تھے اُٹھ جائیں گے اور فرشتے۔ جن اعمال۔ اقوال بہشت دوزخ۔ عرش تجلیات الٰہی وغیرہ سب کو لوگ دیکھ لیں گے سب سے پہلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہوش میں آئینگے بعد اسکے مرضی الٰہی کے موافق بالترتیب تمام لوگ ہوشیار ہوجائینگے اس وقت چاند سورج کی روشنی بیکار ہوجائے گی۔ آسمان و زمین[5] خدا کے نور سے روشن ہونگے۔ اوّل جو حکم خداوندی طرف سے بندوں پر صادر ہوگا وہ یہ ہے کہ بندے خاموش کردئے جائینگے اسکے بعد یہ **ارشاد** ہوگا کہ اے بندو عہد آدم سے لیکر اختتام دنیا تک جو بھلی بُری باتیں تم کرتے تھے میں سنتا تھا اور فرشتے اُن کو لکھتے تھے۔ پس آج تم پر[6] کسی قسم کا جور و ظلم نہ ہوگا بلکہ تمھارے اعمال تم کو دکھا کر جزا و سزا دیجائے گی۔ جو شخص اپنے اعمال کو نیک پائے اس کو چاہیئے کہ خدا کا شکر کرے جو اپنے اعمال کو بُری صورت میں پائے وہ اپنے تئیں ملامت کرے۔ اسکے بعد **جنت**[7] **و دوزخ**[8] کے حاضر کرنے کا حکم ہوگا تاکہ لوگ اُن کی حقیقت کا معائنہ

---

[1] صحیح بخاری و مسلم ۱۲ [2] صحیح مسلم [3] ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ [4] صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲

[5] وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا۔ (ترجمہ) زمین خدا کے نور سے روشن ہوجائیگی ۱۲ [6] وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ٥ (ترجمہ) اُن کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جائیگا ۱۲ [7] قولہ تعالیٰ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۱۲ [8] وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۱۲

کریں پس جنت کو تجلیات الٰہی سے نہایت آراستہ و پیراستہ کر کے حاضر کر دیا جائے گا اور دوزخ بھی اس حالت میں کہ اسمیں سے آگ کے شعلے و چنگاریاں بڑے بڑے محلوں کی مقدار میں اونٹوں کی قطار کے مانند پے در پے اُٹھتی ہوں گی اور نہایت مہیب آوازوں کے ساتھ خدا کی تسبیح۔ جن و انس اور بتوں کو اپنے لئے بطور غذا طلب کرتی ہوئی جن کو لوگ سُنکر لرز جائینگے اور ڈر کے مارے زانو کے بل گر پڑیں گے حاضر کر دئے جائینگے۔ اُس دن اگر کوئی شخص ستّر پیغمبروں کے اعمال کے موافق بھی عمل رکھتا ہو تو بھی یہ کہیگا کہ آج کے لئے میں نے کچھ بھی تو نہیں کیا۔ دوزخ کی گرمی و بدبو اس قدر ہوگی کہ ستّر سال کی مسافت تک پہنچی ہوگی۔ اُسوقت حکم ہوگا کہ دوزخیوں میں سے ایک ایسے شخص کو جسکے برابر دنیا میں کسی نے آسایش و راحت کی زندگی نہ اٹھائی ہو اور ایک ایسے جنتی کو جسکے برابر تکالیف و مصائب دنیوی کسی نے نہ برداشت کی ہوں حاضر کرو جب دونوں پیش کر دئے جائینگے تو پھر ملائکہ کو حکم ہوگا کہ بہشتی کو بہشت کے دروازے پر اور دوزخی کو دوزخ کے دروازے پر تھوڑی دیر کے لئے کھڑا کر کے واپس لے آؤ۔ جب وہ دونوں میدان حشر میں واپس آئیں تو بہشتی سے پوچھا جائیگا کہ کیا تو نے اپنی تمام عمر میں کبھی سختی بھی دیکھی ہی کہیگا کہ نہیں کیونکہ میرے رگ و ریشہ میں اسقدر راحت و فرحت سمائی ہی کہ کوئی سختی میرے خیال تک میں نہیں رہی پھر دوزخی سے سوال ہوگا کہ تو نے اپنی تمام عمر میں کبھی آرام بھی پایا تھا کہے گا کہ میرے روئیں روئیں میں اسقدر تکالیف۔ رنج و الم و بے آرامی سرایت کر گئی ہی کہ راحت کا خیال و وہم بھی تو نہیں رہا۔ اسکے بعد **اعمال ذی صورت** بنا کر حاضر کر دئے جائینگے۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد۔ عتاق۔ تلاوت قرآن۔ ذکر الٰہی وغیرہ وغیرہ عرض کرینگے خداوندا ہم حاضر ہیں۔ سب کو حکم ہوگا کہ تم سب نیک اعمال ہو اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو موقع پر تم سے دریافت ہوگا۔ اُن کے بعد اسلام حاضر ہو کر کہے گا خداوندا تو سلام ہے میں اسلام ہوں۔ حکم ہوگا قریب آ۔ کیونکہ آج تیری ہی وجہ سے لوگوں سے مواخذہ ہوگا اور تیرے ہی سبب سے لوگوں سے درگذر کیجائے گی۔ لفظ اسلام سے مضمون کلمۂ توحید مراد ہے۔ واللہ اعلم۔ بعد ازاں ملائکہ کو حکم ہوگا کہ ہر ایک کے **اعمال نامہ** کو اُس کے پاس بھیجدو۔

قیامت کے دن اعمال — اعمال کا صورت بنکر

ل قولہ تعالیٰ اِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى سورۂ معارج ۱۲ ۲ قولہ تعالیٰ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۱۲ ۶

پس ہر ایک کا اعمال نامہ اُس کے ہاتھ میں آجائیگا۔ مومنین کے سامنے کے رُخ سے داہنے ہاتھ میں۔ کفار کو پشت کی طرف سے بائیں ہاتھ میں۔ جب ہر ایک اپنے اپنے اعمال نامہ کو دیکھیں تو بموجب اس آیت کے ایک ہی نظر میں اپنے نیک و بد اعمال کو ملاحظہ کریگا لیکن ہر ایک کی حالت اصلی اور مرتبہ کے اظہار کے لئے خداوند کی حکمت اس بات کی مقتضی ہوگی کہ ہر ایک سے اعمال کے متعلق سوال کیا جائے۔ اول کافروں سے توحید و شرک کے متعلق سوال ہوگا وہ جواب دیتے ہوئے شرک سے صاف انکار کردینگے کہ ہم نے ہرگز شرک[1] نہیں کیا اُن کے قائل کرنے کے لئے زمین کے اُس قطعہ کو جس پر وہ شرک کرتے تھے اور اوس رات دن اور مہینے کو جس میں وہ کفر کرتے تھے اور حضرت آدم کو جن پر اُن کی اولاد کے روزانہ افعال ظاہر کئے جاتے تھے اور ملائکہ کو جو اُن کے اقوال و افعال کو قلمبند کرتے تھے بطور گواہ بلائے جائینگے مگر جب بکمال انکار کی وجہ سے تمام مذکورۂ بالا شہادتیں اُنکے لئے مسکت ثابت نہ ہونگی تو اُن کی زبانوں پر مہر[2] کردی جائیں گی تب اُن کا ہر عضو اعمال سیئہ پر گویا ہوجائیگا شہادت ختم ہونے پر اولاً وہ اپنے اعضا پر لعن[3] وطعن کرینگے کہ ہم نے جو کچھ کیا تھا تمہارے ہی لئے کیا۔ وہ جواب دیں گے کہ ہم خدا کے حکم سے تمہاری تابعداری میں تھے اب اسی کے حکم سے گویا[4] ہوئے بےشک تم ظالم تھے کیونکہ تم نے مالک حقیقی کی خلاف ورزی کرکے ہم کو بھی اپنے ساتھ مصیبت میں مبتلا کردیا خدا نے جو ہم کو تمہارا مطیع بنایا تھا اس کا کچھ تم نے شکریہ ادا نہیں کیا نہ ہماری تابعداری کی اصلی غرض سمجھنے کی کوشش کی ہم تو سوائے سچ کے اور کچھ نہیں کہہ سکتے پس وہ لاچار ہوکر اپنے شرک و کفر بد کا اقرار[5] کریں گے اور ملزم قرار پاجائیں گے۔ ثانیاً وہ طرح طرح کے عذر پیش کریں گے اول یہ کہیں گے کہ ہم احکام الٰہی کے

---

[1] قولہ تعالیٰ وَاللّٰهِ مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ۔ خدا کی قسم ہم تو مشرک نہیں تھے ۱۲ [2] قولہ تعالیٰ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ سورۂ یٰس ۱۲

[3] قولہ تعالیٰ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا سورۂ حٰم سجدہ ۱۲

[4] قولہ تعالیٰ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ سورۂ حٰم سجدہ

[5] قولہ تعالیٰ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ سورۂ ملک ۱۲

جاننے سے بالکل بے خبر تھے۔ خداوند کی طرف سے ارشاد ہوگا کہ میں نے پیغمبروں کو معجزات دیکر بھیجا۔ اُنہوں نے میرے احکام کو نہایت امانت داری کے ساتھ پہونچایا تم نے کیوں غفلت کی اور احکام کو کیوں نہیں تسلیم کیا۔ جواب میں کہیں گے نہ تو ہمارے پاس کوئی پیغمبر آیا نہ کوئی حکم پہنچا۔ پس اول حضرت نوح علیہ السلام کو اُن کی قوم کے سامنے پیش کیا جائیگا آپ ارشاد فرمائیں گے کہ اے جھوٹوں۔ اے حق سے منہ موڑنے والوں کیا تم کو یاد نہیں کہ میں نے تم کو ساڑھے نوسو برس[1] کی مدت دراز تک طرح طرح کے وعظ سُنا کر عذاب الٰہی سے ڈرایا۔ احکام الٰہی پہنچائے کتنی محنت وکوشش کی علانیہ[2] و پوشیدہ طور پر خدا کی وحدانیت اور اپنی رسالت کے اثبات میں کسقدر کوشش وجانفشانی کی کھلی دلیلوں اور معجزوں سے اُن کو ثابت کیا۔ کیا تمہیں یاد نہیں کہ فلاں مجلس میں میں نے تم سے اس طرح کہا تھا اور تمنے ایسا جواب دیا تھا اسی طرح اپنی تبلیغ اور اُن کے انکار کے دیگر قصص یاد دلائینگے۔ مگر وہ صاف مکر جائینگے اور کہینگے کہ ہم تو تمہیں جانتے بھی نہیں اور نہ کبھی تم سے کوئی خدائی حکم سُنا۔ اسپر خداوند کریم ارشاد فرمائے گا کہ اے نوح اپنی تبلیغ و رسالت کے گواہ پیش کر آپ عرض کرینگے۔ میرے گواہ اُمتیان[3] حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس اس اُمت کے علماء صدیقین اور شہداء حاضر کر دئے جائینگے۔ وہ عرض کرینگے ہاں ہم ان کے گواہ ہیں بے شک تو نے ان کو رسول بنا کر تبلیغ احکام کے لئے اس قوم کے پاس بھیجا تھا ہماری دلیل یہ ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۔ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ الخ۔ اُمت نوح کے کافر کہیں گے کہ تو ہم ہمارے زمانے میں تھے نہ تمنے ہماری حالت دیکھی نہ ہماری گفتگو سُنی پھر تمہاری شہادت ہمارے مقدمہ میں کیونکر قابل سماعت ہو سکتی ہے اس پر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد

حضرت نوح سے طلب شہادت

[1] صحیح بخاری وصحیح مسلم قولہ تعالیٰ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا پس وہ اپنی قوم میں پچاس برس کم ایک ہزار سال تک رہے حضرت نوح کی عمر کل ۱۰۰۰ سو برس کی تھی جن میں سے ساڑھے نوسو برس وعظ میں صرف ہوئے ۱۲ [2] قولہ تعالیٰ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۔ سورہ نوح [3] قولہ تعالیٰ لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ الخ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۱۲

[4] قولہ تعالیٰ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ۔ سورہ فاطر

مشرکین کو اپنے معبودوں سے طلب جزا کا حکم + حضرت آدم و تقسیم

فرمائینگے کہ جو کچھ میری اُمت نے کہا وہ بالکل بجا و درست ہے کیونکہ اُن کو اس حقیقت حال کا ثبوت دنیا میں بذریعہ خبر الٰہی جو معائنہ و مشاہدے سے کہیں قوی ہو پہنچا ہے۔ تب جا کر یہ کافر ساکت ہو کر ملزم قرار پائینگے۔ اُن کے بعد اسی طرح حضرت ہود حضرت صالح حضرت ابراہیم حضرت شعیب۔ حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ وغیرہ علیہم السلام کی اُمتیں بالترتیب مقابلہ و مباحثہ کر کے بالآخر قائل ہو جائیں گی اور ملزم قرار پائیں گی۔ اسکے بعد عذر و معذرت کرتے ہوئے کہیں گے اے خداوند فی الواقع ہم نے نہیں سمجھا خطاوار گنہگار ہیں لیکن ان تمام خرابیوں کے باعث اور لوگ تھے پس ہمارے عذاب کو اُن کی گردنوں پر رکھ اور ہم کو دنیا میں واپس بھیجدے تاکہ وہاں تیرے احکام کو قبول کر کے نیک عمل کریں۔ بارگاہ ایزدی سے جواباً ارشاد ہوگا کہ تمہارا عذر قابل سماعت نہیں جو سمجھانے کا حق تھا وہ ادا ہو چکا تم کو ہم نے مدت[1] دراز تک فرصت دی تھی اب دُنیا میں واپس جانا ناممکن ہے پس اُنکے جو کچھ نیک اعمال ہونگے وہ نیست[2] و نابود کر دیئے جائیں گے اور اعمال بد کو برقرار رکھا جائیگا کیونکہ اُنہوں نے اپنے زعم میں جو کچھ نیک اعمال بتوں کے لئے کئے تھے وہ بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں ماسوا اُنکے جو کچھ اُنہوں نے خدا کے لئے کئے تھے اُن کا بسبب جہالت معرفت و مخالفت احکام الٰہی دُنیا میں صلہ دیدیا گیا اس لئے آخرت میں جزا کے مستحق نہ رہے پس حضرت آدم[3] کو حکم ہوگا کہ اپنی اولاد میں سے دوزخیوں کا گروہ علیحدہ کر دو۔ آپ عرض کرینگے کس حساب سے۔ ارشاد باری ہوگا کہ فی ہزار ایک آدمی جنت کے لئے اور نو سو ننانوے دوزخ کے واسطے۔ اُسوقت لوگوں میں اس قدر کھلبلی ہوگی کہ بیان سے باہر ہے۔ پھر حکم ہوگا کہ جس جس شخص نے عمل کیا ہے وہ اپنے اپنے معبود سے خود جا کر طالب جزا ہو پس جسوقت وہ اپنے اپنے معبودوں[4] کی جستجو میں ہوں۔ تو بت پرستوں کے واسطے وہ شیاطین جو بتوں سے تعلق رکھ کر

---

[1] قولہ تعالیٰ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ۔ سورہ فاطر۔ کیا دنیا میں ہم نے تم کو اس قدر عمر نہیں دی تھی کہ سچائی کا طالب سچائی کو بخوبی معلوم کرسکتا اور حالانکہ سمجھانے والا پیغمبر بھی تمہارے پاس آگیا تھا۔ (پس اب یہ لیت و لعل کیسی) [2] يُحْبَطُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۱۲

[3] صحیح بخاری و صحیح مسلم [4] قولہ تعالیٰ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ۝ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ سورہ احقاف ۱۲

ابلیس کا اہل جہنم سے خطاب

بُت پرستی و سرکشی کے باعث بنے تھے اور خواب و بیداری میں نئے نئے کرشمے دکھاتے تھے سامنے آجائیں گے اور جو جماعتیں کہ حضرت عیسیٰ و ملائکہ و دیگر انبیاء و اولیاء کو پوجتی تھیں چونکہ یہ صالحین اُنکے بداعمال سے بیزار تھے اور درحقیقت اُن کی گمراہی کے باعث بھی شیاطین ہی تھے لہذا وہی شیاطین اُن کے سامنے آجائینگے پس جو فرشتے انتظام پر مامور ہونگے وہ اُن سے دریافت کریں گے کیا تمھارے معبود یہی ہیں وہ اپنے پُورے یقین کے ساتھ بوجہ اس مناسبت معنوی کے جو اُن کو بتوں کے ساتھ تھی کہیں گے درحقیقت ہمارے معبود یہی ہیں ملائکہ اُن سے کہیں کے کہ انہیں کے ساتھ چلے جاؤ تاکہ تم کو تمھارے اعمال کی جزا و سزا تک پہنچا دیں۔ پس یہ بسبب شدت پیاس اپنے معبودوں سے پانی طلب کریں گے اس پر اُن کے لئے سراب یعنی چمکتا ہوا ریتا نمودار ہوجائیگا وہ اس کو پانی سمجھ کر دوڑیں گے پہنچنے پر اُن کو معلوم ہوگا کہ وہ تو آگ ہی جو بڑی لپیٹوں سے اُن کو اپنی طرف کھینچتی ہی۔ اُسوقت دوزخ میں سے لمبی لمبی گردنیں نکلیں گی جو دانوں کی طرح اُن کو چن چن کر دوزخ میں ڈالدیں گی جب کفار آگ میں مجتمع ہوجائیں تو شیطان[1] آگ کے منبر پر چڑھ کر سب کو اپنی طرف بُلائے گا۔ وہ اس گمان سے کہ یہ ہمارا سردار ہے کسی نہ کسی مکر و حیلہ سے ہم کو نجات دلائے گا اسکے پاس آجائینگے پس[2] شیطان کہیگا کہ خدا کے تمام احکام بجا و دُرست تھے میں تمھارا اور تمھارے باپ کا دشمن تھا مگر یہ یاد رہے کہ تم میں سے کسی کو زبردستی سے اپنی طرف نہیں کھینچا البتہ بُرے کاموں کی ترغیب دی تم نے بسبب کم عقلی و خام طبعی میرے وسوسوں کو سچا جانکر اختیار کیا پس اس وقت اپنے آپ پر ہی ملامت کرو نہ کہ مجھ پر۔ علاوہ ازیں مجھ سے کسی قسم کی نجات و خلاصی دلانے کی اُمید نہ رکھنا۔ اس یاس و ناامیدی کے جواب کو سُنکر آپس میں لعن و طعن کرنے لگیں گے تابع و متبوع سب یہ چاہیں گے کہ اپنے وبال کو دوسرے پر ڈالکر خود سبکدوش ہوجائیں مگر یہ خیال محال و بے سود ہوگا۔ اور پھر کے فرشتے اُن کو کشاں کشاں اس مقام

---

[1] تفسیر معالم التنزیل میں مقاتل سے روایت ہی کہ دوزخ میں ابلیس کے لئے ایک منبر رکھا جائے گا جس پر وہ کھڑا ہوگا ۱۲

[2] قولہ تعالیٰ وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ الآیۃ سورۃ ابراہیم ۱۲

طبقات دوزخ

تک پہنچا دینگے جو اُن کے اعمال و عقائد سے مناسبت رکھتا ہوگا دوزخ کی آگ یہاں کی آگ سے ستر حصے زیادہ گرم ہے۔ اُس کا رنگ شروع میں سفید تھا پھر ہزار برس بعد سُرخ ہوگیا اب سیاہ ہو۔ اُسکے سات طبقے ہیں۔ جن میں ایک ایک بڑا پھاٹک ہو۔ اوّل طبقہ گناہ گار مسلمانوں اور اُن کفار کے لئے جو باوجود شرک پیغمبروں کی حمایت کرتے تھے مخصوص ہو۔ دیگر طبقات مشرکین۔ آتش پرست دھریے۔ یہود۔ نصاریٰ اور منافقین کے لئے مقرر ہیں ان طبقوں کے نام یہ ہیں (١) جحیم (٢) جہنم (٣) سعیر (٤) سقر (٥) لظیٰ (٦) ہاویہ (٧) حطمہ۔ ان طبقات میں سے ہر ایک میں نہایت وسعت قسم قسم کے عذاب اور رنگ برنگ کے مکانات ہیں۔ مثلاً ایک مکان ہے جس کا نام غیّ ہے جسکی سختی سے باقی دوزخ بھی ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہو۔ ایک اور مکان ہو جسمیں بے انتہا سردی ہے جسکو زمہریر کہتے ہیں اور ایک مکان ہے جسکو جُبّ الحزن یعنی غم کا کنواں کہتے ہیں اور ایک کنواں ہے جسکو طِینَۃُ الخَبَال یعنے زہر کی کیچڑ کہتے ہیں۔ ایک پہاڑ ہے جسکو صعود کہتے ہیں اسکی بلندی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے جسپر کفاروں کو چڑھا کر نار دوزخ کی تہ میں پھینکا جائیگا۔ ایک تالاب ہو جسکا نام آب حمیم ہے پانی اس کا اتنا گرم ہے کہ لبوں تک پہنچنے سے اوپر کا ہونٹ اسقدر سوجھ جاتا ہے کہ ناک اور آنکھیں تک ڈھک جاتی ہیں اور نیچے کا لب سوجھکر سینے و ناف تک پہنچتا ہے زبان جل جاتی ہو اور مُنہ تنگ ہو جاتا ہے حلق سے نیچے اُترتے ہی پھیپھڑے۔ معدے اور انتڑیوں کو پھاڑ دیتا ہے ایک اور تالاب ہو جس کو غسّاق کہتے ہیں اس میں کفاروں کا پسینہ۔ پیپ۔ اور لہو بہ کر جمع ہوتا ہے۔ ایک چشمہ ہے جس کا نام غسلین ہے اس میں کفاروں کا میل کچیل جمع ہوتا ہے۔ اس قسم کے اور بھی بہت سے خوفناک مکانات ہیں

اہل دوزخ کے اجسام اور ان کی غذائیں

اہل دوزخ کے بہت **چوڑے چکلے جسم** بنا دئے جائیں گے تاکہ سختی عذاب زیادہ ہو۔

ل صحیح بخاری و مسلم شریف ١٢ ٢ جامع ترمذی و مشکوۃ۔ مگر ان میں سُرخی کو سپیدی پر مقدم رکھا ہے ١٢ ٣ قوله تعالیٰ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ۔ معالم التنزیل میں لکھا ہو کہ آٹھ دروازوں سے آٹھ طبقے مراد ہیں حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آٹھ دروازے اوپر تلے ہیں ١٢ ٤ ان طبقوں کے نام قرآن مجید میں جابجا مذکور ہیں ١٢ ٥ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ١٢ ٦ قوله تعالیٰ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ١٢ ٧ قوله تعالیٰ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ١٢ ٨ قوله تعالیٰ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا جَزَآءً وِّفَاقًا ١٢ ٩ قوله تعالیٰ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ١٢

اور اُن کے ہر ایک رگ و ریشہ کو ظاہراً و باطناً طرح طرح کے عذاب پہنچائیں گے۔ مثلاً جلاتا۔ کچلنا سانپ بچھوؤں کا کاٹنا۔ کانٹوں کا چبھونا۔ کھال کا چیرنا۔ مکھیوں کو زخم پر بٹھانا وغیرہ وغیرہ۔ بسبب شدت گرمی آگ کے پہنچتے ہی اُن کے جسم جل کر نئے جسم پیدا ہو جایا کرینگے۔ یہاں تک کہ ایک گھڑی میں سات سو جسم بدلتے رہیں گے۔ مگر یہ واضح رہے کہ جسم کے اصلی اجزا برقرار رہیں گے صرف گوشت و پوست جلکر دوبارہ پیدا ہوتا رہیگا اور غم حسرت ناامیدی خلل شکم وغیرہ تکلیفات بقدر جسامت برداشت کرینگے بعض کافروں کی کھال بیالیس بیالیس گز موٹی ہوگی۔ دانت پہاڑوں کی مانند بیٹھنے میں تین تین منزل کی مسافت کے برابر جگہ گھیرینگے مدت دراز کے بعد سوائے دیگر عذاب کے بھوک کا عذاب اسقدر سخت کر دیا جائیگا کہ جو تمام عذابوں کے مجموعہ کے برابر ہوگا۔ آخر کار نہایت بیچین و بے قرار ہو کر غذا طلب کرینگے حکم ہوگا کہ درخت زقوم کے پھل جو نہایت تلخ خاردار اور سخت ہو اور جو جہیم کی تہ میں پیدا ہوتا ہو ان کو کھانے کو دیدو۔ جب اس کو کھانا شروع کرینگے تو گلے میں پھنس جائیگا پس کہیں گے کہ دُنیا میں جب ہمارے گلوں میں لقمہ اٹک جاتا تھا تو پانی سے نگل لیا کرتے تھے۔ لہذا طالب آب ہوں گے۔ حکم ہوگا کہ جہیم میں سے پانی پلادو پانی کے مُنہ تک پہنچتے ہی ہونٹ جلکر اتنے سوجھ جائیں گے کہ پیشانی و سینہ تک پہنچ جائیں گے زبان شکر جائے گی۔ حلق ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا انتڑیاں پھنکر پیخانہ کے راستہ سے نکل پڑیں گی۔ اِس حالت سے بے قرار ہو کر سردار جہنم کے سامنے آہ وزاری کرینگے ہم کو تو مار دے تاکہ ان مصائب سے نجات پالیں۔ ہزار سال کے بعد وہ جواب دیگا کہ تم تو ہمیشہ اسی میں رہو گے۔ پھر ہزار سال کے بعد خداوند کریم سے دعا کریں گے اے خدائے قدوس ہماری جان لے لے اور اپنی رحمت سے اس عذاب سے نجات دیدے۔ ہزار سال کے بعد بارگاہ ایزدی سے جواباً ارشاد ہوگا خبردار خاموش رہو ہم سے

لہ قولہ تعالیٰ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۱۲ ۲ہ یہ مضمون متفرق آیات اور حدیثوں میں آیا ہے ۳ہ ترمذی ۴ہ صحیح مسلم ۱۲ ۵ہ ترمذی میں آیا ہے کہ ان کے بیٹھنے کی جگہ میں اتنی مسافت ہوگی جتنی کہ و مدینہ میں اور مسلم میں ہے کہ ان کے دونوں شانوں کے درمیان تین روز کی راہ کا فاصلہ ہوگا ۱۲ ۶ہ یہ حدیث آخر تک ترمذی میں ہے ۱۲ ۷ہ قولہ تعالیٰ إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الْأَثِيمِ ۸ہ قولہ تعالیٰ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۹ہ قولہ تعالیٰ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۱۰ہ قولہ تعالیٰ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ ۱۲ ۱۱ہ قولہ تعالیٰ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ۱۲

میدان حشر میں مسلمانوں کی حالت

استدعا نہ کرو۔ تم کو یہاں سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔ آخر کار مجبور ہو کر کہیں گے آؤ بھائی صبر کرو۔ کیونکہ صبر کا پھل اچھا ہے اور خداوند کریم کو تضرع وزاری کے ساتھ ایک ہزار برس تک یاد کریں گے آخر بالکل نا اُمید ہو کر کہیں گے بیقراری و صبر[1] ہمارے حق میں برابر ہے۔ کسی طرح شکل نجات نظر نہیں آتی۔ اُن کو سر کے بل کھڑا کیا جائیگا ان کے جسم مسخ ہو کر کتوں۔ گدھوں۔ بھیڑیوں۔ بندروں سانپوں اور دیگر حیوانات وغیرہ وغیرہ کی شکل میں ہوجائینگے۔ دُنیا میں جو لوگ تکبر کرتے ہیں اُن کو میدان حشر میں لٹا کر پاؤں میں روند دیا جاتے گا۔ یہ کفاروں کی حالت کا بیان ہے۔ میدان محشر میں **مسلمانوں کی حالت** حسب مراتب گوناگون ہو گی۔ ایک جماعت[2] جو خالصًا لوجہ اللہ ایک دوسرے سے ملاقات و محبت وجدائی و فراق کرتی تھی۔ خدا کے دائیں طرف نور کے ممبروں پر ہوگی۔ اور بعض کو جو توکل سے آراستہ تھے اور مہات دین و دنیا کو نہایت راستی سے انجام دیتے تھے اُن کے چہرے کو چودھویں رات کے چاند کے مانند بنا کر بے حساب وکتاب جنت کے لئے جُدا کر دیا جاتے گا اور وہ لوگ بھی جو ترک دنیا کر کے اعلائے کلمۂ توحید میں شب و روز کوشاں تھے بے حساب وکتاب جنت کے لئے علیحدہ کر دئے جائیں گے اور اُن لوگوں کو بھی جو راتوں میں نہایت ادب و حضور قلب سے ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے سادات الناس کا خطاب دیکر بے حساب وکتاب جنت کے لئے جُدا کر دیا جائے گا۔ اسکے بعد وہ جماعت جو ظاہرًا و باطنًا ہمیشہ ذکر و طاعت الٰہی میں مصروف رہتی تھی اور سختی و آسایش کی حالت میں یکساں حمد الٰہی کرتی تھی اشرف الناس کے خطاب سے ملقب کیجائیگی۔ باقیماندہ مسلمان و منافقین مختلف گروہوں پر تقسیم کر دئے جائیں گے مثلًا نمازی نمازیوں میں۔ روزہ دار روزے داروں میں۔ حاجی حاجیوں میں۔ سخی سخیوں میں۔ مجاہدین مجاہدین میں منکسر المزاج اہل تواضع میں محسنین و خوش اخلاق اپنی جنس میں۔ اہل ذکر و ظیفہ گذار اہل خوف و ترحم۔ عادل۔ منصف اہل شہادت اہل صدق و وفا علما راسخین۔ زہاد عوام کالانعام حکام ظالم خونی و قاتل۔ زانی دروغگو۔ چور رہزن۔ ماں باپ کو تکلیف دینے والے

---

[1] قولہ تعالیٰ سَوَآءٌ عَلَيْنَا اَجَزِعْنَا اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ۔ سورہ ابراہیم ۱۲ [2] صحیح بخاری و مسلم و ترمذی ۱۲

[3] قولہ تعالیٰ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ ۱۲

سود خوار۔ رشوت خوار حقوق العباد کے تلف کرنے والے۔ شراب خوار یتیموں و بیکسوں کے مال کھانے والے۔ زکوٰۃ نہ دینے والے۔ نماز نہ پڑھنے والے۔ امانت میں خیانت کرنے والے عہد کے توڑنے والے وغیرہ وغیرہ مختلف گروہوں میں منقسم ہو کر اپنی جنس میں جا ملیں گے پھر ان گروہوں میں سے وہ لوگ جو مذکورہ صفات میں سے دو تین یا چار یا اس سے زیادہ اوصاف رکھتے ہوں۔ جُدا کر کے الگ گروہوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔ مویشیوں کی زکوٰۃ[۱] نہ دینے والوں کو میدانِ حشر میں پشت کے بل لٹا کر جانوروں کو حکم ہوگا کہ ان پر سے گزر کر پامال کر دیں وہ بار بار گزر کر ان کو روندتے رہیں گے۔ سود خواروں[۲] کے پیٹوں کو پھُلا کر اُن میں سانپ[۳] بچھو بھر دئے جائیں گے اور آسیب زدہ حالت میں ہونگے۔ مصوّروں[۴] کو یہ عذاب دیا جائے گا کہ اپنی بنائی ہوئی تصویروں میں رُوح ڈالیں۔ جھوٹا خواب بیان کرنیوالوں کو مجبور[۵] کیا جائے گا کہ دو جو کے دانوں میں گرہ لگائیں۔ چغلخوروں کے کانوں[۶] میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ اسی طرح بعض فاسقین پر سرزنش و مواخذہ ہوگا۔ جس وقت میدانِ محشر کفاروں سے بالکل خالی ہو جائیگا اور ہر ملت و ہر قرن کے مسلمان میدانِ حشر میں ایک جگہ جمع ہو جائینگے تو خدائے **قدوس** اُن پر ظاہر ہو کر فرمائے گا[۷]۔ اے لوگوں تمام مذاہب و ادیان کے لوگ اپنی جگہ چلے گئے تم کیونکر اب یہاں ہو وہ عرض کرینگے کہ وہ تو اپنے معبودوں کے ساتھ چلے گئے۔ جب ہمارا معبود ہم کو اپنے ساتھ لے گا اُس وقت ہم بھی اُس کے ساتھ چلیں گے ارشاد باری ہوگا کہ میں ہوں تمھارا معبود۔ آؤ میرے ساتھ چلو۔ لیکن چونکہ آدمی اس صورت کو نہ پہچانیں گے کہ یہ خدا کی تجلی ہے۔ کہیں گے کہ ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں تو ہمارا معبود نہیں ہے خداوند تعالیٰ فرمائے گا کیا تم نے اپنے معبود کو دیکھا ہے۔ وہ کہیں گے ہماری کیا طاقت تھی کہ ہم اُس کو دیکھ سکتے۔ پھر خداوند کریم ارشاد فرمائے گا۔ تمھارے علم میں کوئی ایسی نشانی ہے جس کے ذریعہ سے اُسکو پہچان سکو۔ وہ کہیں گے۔ ہاں بس وہ تجلی پوشیدہ ہو کر دوسری تجلی نمایاں ہوگی جس کی پنڈلی[۸] سے پردہ اُٹھے گا۔ اُس کو دیکھتے[۹] ہی سب کہیں گے کہ تو ہی

[۱] صحیح مسلم [۲] امام احمد و ابن ماجہ ۱۲ [۳] صحیح بخاری [۴] صحیح بخاری ۱۲ [۵] صحیح بخاری ۱۲ [۶] صحیح بخاری ۱۲ [۷] صحیح بخاری
[۸] قولہ تعالیٰ یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ سورۃ القلم [۹] امام احمد ابو داؤد ۱۲

اعمال کا حساب

ہمارا پروردگار ہے اور سب سربسجود ہو جائیں گے مگر منافقین بجائے سجدہ کرنے کے پشت کے بل گر پڑینگے حکم ہوگا کہ دوزخ و جنت کو میدان حشر کے درمیان رکھو۔ اُس کے بعد **اعمال کا حساب** میدان حشر میں لیا جائیگا۔ سب سے پہلے نماز کا حساب اس طور پر لیا جائے گا کہ اپنی تمام عمر میں کتنی نمازیں اُس نے پڑھی ہیں اور کتنی واجب ہیں اور ارکان و آداب ظاہری و باطنی اُس نے کیونکر ادا کئے ہیں۔ اور کسقدر نوافل پڑھے ہیں اور اگر اُس سے فرائض ترک ہوئے ہوں تو ایک فرض کے عوض میں ستر نوافل قائم ہو سکیں گے نماز انسانی صورت میں حاضر ہو جائے گی۔ جو نمازیں بلا خشوع و خضوع و ذکر الٰہی و درود و وظائف پڑھی گئی ہوں وہ بے دست و پا ہوں گی جن نمازوں میں ان اُمور مذکورہ کا لحاظ رکھا گیا ہو وہ نہایت آراستہ و پیراستہ ہوں گی۔ اس کے بعد دیگر عبادات بدنی کا بھی مثلاً روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد کا اسی طور پر حساب و کتاب ہوگا۔ نیز زہد۔ حرص دینی علوم۔ خون۔ زخم۔ اکل و شرب ناجائز خرید و فروخت حقوق العباد وغیرہ وغیرہ کا حساب ہوگا۔ ظالموں سے مظلوموں کو اس طور سے بدلہ دلایا جائیگا کہ اگر ظالم نے نیکیاں کی ہیں تو اسکے حسب ظلم مظلوموں کو دلوائی جائیں گی۔ اور اگر نیکیاں نہیں ہیں تو مظلوم کے گناہ حسب اندازہ ظلم ظالم کی گردن پر ڈالے جائیں گے۔ البتہ ظالمونکا ایمان و عقیدہ نہ دیا جائے گا۔ بعض ایسے عالی ہمت بھی ہونگے کہ خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے اپنی نیکیوں کو بغیر کسی عوض کے دوسروں کو بخشدینگے۔ چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ دو آدمی

اعمال کا میزان

مقام میزان میں اس قسم کے حاضر ہوں گے کہ ایک کی نیکیاں و برائیاں برابر ہوں گی دوسرا ایسا ہوگا کہ جس کی صرف ایک نیکی ہوگی اوّل الذکر کو حکم ہوگا کہ تو کہیں سے اگر ایک نیکی مانگ لائے تو نیکیوں کا پلڑا بڑھ جائیگا اور تو جنت کا مستحق ہو جائے گا وہ بیچارہ تمام لوگوں سے استدعا کریگا مگر کہیں سے کامیابی نہ ہوگی آخر مجبوراً واپس آئے گا جب آخر الذکر کو یہ حال معلوم ہو جائے گا تو کہیگا کہ بھائی میری تو صرف ایک ہی نیکی ہے اور باوجود اتنی خوبیوں کے مجھ کو ایک نیکی بھی کسی نے نہ دی بھلا مجھکو کون دیگا۔ لے یہ ایک نیکی بھی تو ہی لے لے تا کہ تیرا کام تو بنجائے میرا اللہ مالک ہے۔ خداوند کریم اپنے بے انتہا فضل و کرم سے ارشاد فرمائیگا۔ ان دونوں کو جنت میں لیجا کر ایک درجہ میں چھوڑ دو۔ **تمام چھوٹی و بڑی نیکیاں میزان** میں داخل کر دیجائینگی

لیکن اُن کا وزن حسب عقیدہ ہوگا یعنی جسقدر عقیدہ پختہ و خالص ہوگا اتنی ہی زیادہ وزنی ہونگی۔ جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کی ننانوے[1] بُرائیاں ہوں گی اور صرف ایک نیکی۔ تو لتے وقت بارگاہ ایزدی میں عرض کریگا اے خداوند میری اس نیکی کی اتنی بُرائیوں کے مقابلہ میں کیا حقیقت ہو کہ تولی جائے جب میں دوزخ ہی کے لائق ہوں تو بغیر تولے مجکو بھیجدے اس وقت ارشاد باری ہوگا کہ ہم ظالم نہیں۔ یہ ضرور تولی جائے گی۔ چنانچہ جسوقت وہ بُرائیوں کے مقابلہ میں تولی جائے تو اُس کا پلڑا جھک جائے گا اور وہ مستحق جنت قرار پائے گا (شاہ رفیع الدینؒ صاحب فرماتے ہیں) کہ میرے علم میں یہ نیکی شہادت فی سبیل اللہ ہے جو تمام عمر کے گناہوں کو شادیتی ہے واللہ اعلم۔ اگرچہ پل صراط اور میزان کے متعلق علماء کا اختلاف ہے مگر اظہر یہ ہے کہ میزان بہت سی ہونگی۔ چنانچہ آیۂ کریمہ وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ سے یہی مفہوم ہے اسی طور سے یہ بھی قیاس میں آتا ہے کہ پل صراط بھی بہت سے ہونگے خواہ ہر اُمت کے لئے یا ہر قوم کے لیے واللہ اعلم۔ قبل اسکے کہ میدان محشر سے پل صراط پر گذرنے کا حکم ہو تو تمام میدان محشر میں اندھیرا چھا جائیگا۔ پس ہر اُمت[2] کو اپنے اپنے پیغمبروں کے ساتھ چلنے کا حکم ہوگا اہل ایمان کو نور کی دو دو[3] مشعلیں عنایت ہوں گی ایک آگے چلے گی دوسری داہنی جانب۔ اور جو اُن سے کمتر ہوں گے اُن کو ایک ایک مشعل دیجائے گی اور جو اُن سے کم ہوں اُن کے صرف پاؤں کے انگوٹھے کے آس پاس خفیف روشنی ہوگی اور اُن سے بھی جو گئے گذرے ہوں اُن کو ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی طرح روشنی دیجائے گی جو کبھی بجھے گی اور کبھی روشن ہوگی جو منافق ہونگے وہ ذاتی نور سے بالکل خالی ہوں گے بلکہ دوسروں کے نور کی مدد سے چلیں گے یہاں تک کہ جسوقت یہ سب لوگ دوزخ کے کنارے کے قریب جا پہنچیںگے تو دیکھیں گے کہ دوزخ کے اوپر پل صراط ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے حکم ہوگا کہ اس پر ہو کر جنت میں چلو وہ پندرہ ہزار سال کی مسافت میں ہے جن میں سے پانچ ہزار تو

---

[1] یہ حدیث آخر تک ترمذی میں ہے ۱۲ [2] قولہ تعالیٰ یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ۱۲ [3] قولہ تعالیٰ یَسْعٰی نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ سورہ حدید ۱۲ [4] معالم التنزیل ۱۲ [5] قولہ تعالیٰ یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۱۲

اوپر چڑھنے کے اور پانچہزار بیچ میں چلنے کے اور پانچہزار اُترنے کے ہیں۔ حاصل کلام جب میدان محشر سے پُل صراط پر پہنچیں تو آواز ہوگی کہ اے لوگوں اپنی آنکھوں کو بند کرلو تاکہ فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پُل سے گذر جائیں اسکے بعد بعض لوگ تو بجلی کی چمک کی طرح۔ بعض ہوا بعض گھوڑے بعض اونٹ بعض معمولی رفتار کی مانند پُل صراط سے گذر جائیں گے بعض لوگ نہایت محنت و مشقت کے ساتھ پُل پر چلیں گے اسوقت دوزخ میں سے بڑے بڑے تیتے نکلینگے جو اُن میں سے بعض کو تو چھوڑ دیں گے بعض کو کچھ کچھ کاٹیں گے اور بعض کو کھینچکر دوزخ میں ڈال دینگے۔ اسی طرح سے رشتہ امانتیں لوگوں کے ساتھ ہو جائیں گی۔ پس جنہوں نے اُن کی رعایت نہ کی ہو اُن کو دوزخ میں کھینچکر ڈال دیں گے۔ اُس وقت اعمال صالحہ مثلاً نماز روزہ درود وظائف وغیرہ لوگوں کے دستگیر ہوں گے۔ اور خیرات آگ کے اور اُن کے درمیان حائل ہو جائے گی۔ قربانی سواری کا کام دے گی اور اس مقام کے ہول کی وجہ سے کسی کی آواز تک نہ نکلے گی۔ مگر پیغمبران اُمتوں کے حق میں رب سلم سلم کہیں گے۔ جب مسلمان پُل صراط پر چڑھ جائیں تو منافقین اندھیرے میں گرفتار ہوکر فریاد کرینگے۔ بھائیوں ذرا ٹھیرنا تاکہ تمھارے نور کے طفیل سے ہم بھی چلے چلیں وہ جواب دیں گے ذرا پیچھے چلے جاؤ۔ جہاں سے ہم نور لائے ہیں تم بھی وہیں سے لے آؤ۔ بس جب پیچھے چلیں تو وہاں بے انتہا تاریکی اور ہول دیکھیں گے۔ آخر نہایت بے قرار ہوکر واپس لوٹیں گے اور دیکھیں گے کہ پُل صراط کے سرے پر ایک بہت بڑی دیوار قائم ہوا اور دروازہ بند ہوگیا ہے۔ پس نہایت ہی گڑگڑا کر مسلمانوں کو پکاریں گے کہ کیا دنیا میں ہم تمھارے ساتھ نہ تھے جواب ہمیں چھوڑے چلے جاتے ہو۔ وہ جواب دیں گے کہ بے شک تم ہمارے ساتھ تو تھے لیکن بظاہر اور دل میں شک و شبہ کرتے ہوئے ہمارے حق میں بُرائیاں اور کفار و

بیان منافقین

لہ ترمذی و دارمی ۱۲ ۔ سے صحیح بخاری میں آیا ہو اتقوا النار ولو بشق تمرۃ ۔ علہ صحیح بخاری و مسلم ۱۲ ۔ سے قولہ تعالیٰ یوم یَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ الآیۃ ۱۲

رسول مقبول صلعم دوزخیوں کے لئے شفاعت

کی بھلائیاں چاہتے تھے۔ لہذا مناسب ہے کہ جن کا ساتھ دیتے تھے انہیں سے جا ملو۔ اسی اثنار میں آگ کے شعلے اُن کو گھیر کر جہنم کے سب سے نیچے کے درجے میں پہنچا دیں گے۔ وہ مسلمان جو بجلی و ہوا کی رفتار کے موافق پل صراط پر سے گذریں گے وہ پل کو عبور کرکے کہیں گے کہ ہم نے تو سنا تھا کہ رستہ میں دوزخ آئے گی لیکن ہم نے تو دیکھا بھی نہیں اور وہ لوگ جو سلامتی کے ساتھ گذریں گے وہ بھی پل صراط سے اُتر کر میدان میں اُن سے جا ملیں گے دنیا میں جو ایکدوسرے سے شکایت رکھتے تھے وہ سب ایک ہو جائیں گے جناب **رسول مقبول** صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے جنت کا قفل کھولکر لوگوں کو داخل فرمائینگے یہاں پہنچکر آپ اپنی اُمت کی تفتیش حال کرینگے۔ اُس وقت آپ کی اُمت تمام اہل جنت کا چہارم حصہ ہوگی دریافت حال کے بعد جب آپ کو معلوم ہوجائے کہ ابھی میری اُمت میں سے ہزارہا آدمی دوزخ میں پڑے ہیں تو بوجہ اس کے کہ آپ رحمت للعالمین ہیں غمگین ہوکر درگاہ الٰہی میں عرض کرینگے اے خدا میری اُمت کو دوزخ سے خلاصی دے یہ شفاعت بھی شفاعت کبریٰ کے مانند جو آنجناب سے کی تھی ہوگی یعنی سات روز تک سر بسجود رہکر عجیب و غریب حمد و ثنا بیان فرمائینگے تب بارگاہ الٰہی سے حکم ہوگا کہ جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر ایمان ہو اُس کو دوزخ سے نکال لاؤ۔ آپ کو دیکھکر دوسرے پیغمبر بھی اپنی اپنی اُمتوں کی شفاعت کریں گے۔ پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بحکم الٰہی فرشتوں کو اپنے ساتھ لیکر بمعیت اُمت دوزخ کے کنارے پہونچیں گے اور فرمائیں گے اپنے اپنے رشتہ داروں اور واقف کاروں کو یاد کرکے اُن کی نشانی بتاؤ تاکہ یہ فرشتے اُن کو دوزخ سے نکال لیں چنانچہ ایسا ہی ہوگا۔ علاوہ ازیں شہداء کو ستر۔ حافظوں کو دس۔ علماء کو حسب مراتب لوگوں کی شفاعت کا حق ہوگا۔ جب آپ اُن کو لیکر جنت میں تشریف لائیں گے تو آپ کی اُمت اُس وقت تمام اہل جنت کا تیسرا حصہ ہوگی پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تفتیش فرمائیں گے کہ اب میری اُمت میں سے کسقدر دوزخ میں باقی ہیں۔ جواب ہوگا کہ حضور

سلہ قولہ تعالیٰ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (ترجمہ) منافق (مسلمانوں کے بدخواہ کافر دکھاوے کے خیرخواہ) دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقے میں ہونگے ۱۲ سلہ ترمذی میں ہے المفاتیح یومئذ بیدی۔ وانا اول من یحرک من حلق الجنۃ ۱۲ سلہ صحیح بخاری ومسلم شریف ۱۲ سلہ صحیح بخاری ومسلم شریف ۱۲

ابھی تو ہزار ہا دوزخ میں موجود ہیں آپ پھر بدستور سابق بارگاہ ایزدی میں شفاعت کریں گے حکم ہوگا کہ جس کسی کے دل میں[۱] رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اُس کو دوزخ سے نکال لاؤ۔ پس آپ بدستور سابق علماء۔ اولیاء۔ شہداء۔ وغیرہ کو دوزخ کے کنارے لیجا کر فرمائیں گے کہ اپنے اپنے رشتہ داروں۔ واقف کاروں وغیرہ کو یاد اور پہچان کرکے دوزخ سے نکلواؤ۔ اُس وقت بھی ہزار ہا آدمی دوزخ سے رہا ہوکر جنت میں داخل ہوجائیں گے۔ اب آپ کی اُمت تمام اہل جنت کا نصف حصہ ہوگی۔ اِس شفاعت کے بعد آپ پھر دریافت فرماکر بدستور ہائے سابق شفاعت کرینگے۔ ارشاد باری ہوگا کہ جس کے دل میں[۲] آدھے ذرہ کے برابر بھی ایمان ہو اُس کو دوزخ سے نکال لو۔ پس بدستور سابق ایک بہت بڑی تعداد جہنم سے برآمد ہوکر جنت میں داخل ہوگی اُس وقت آپ کی اُمت تمام اہل جنت سے دوچند ہوجائے گی اور موحدین میں سے کوئی شخص دوزخ میں نہیں رہیگا۔ مگر وہ موحدین جن کو انبیاء علیہم السلام کا توسل حاصل نہ ہو یعنی اُن کو پیغمبروں کے آنے کا علم نہیں ہوا ہو نہ کہ وہ جو پیغمبروں کو معلوم کرکے منحرف ہوگئے ہوں اُن کے حق میں بھی حضور اقدس صلعم شفاعت کریں گے مگر خداوند کریم فرمائے گا کہ اُن سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اُن کو میں خود بخشوں گا۔ اسی اثناء میں مشرکین اور اُن موحدین میں نزاع ہوگا۔ مشرکین بطور طعنہ کہیں گے کہ تم تو توحید[۳] کے متعلق دُنیا میں ہم سے جھگڑتے تھے اور اپنے تئیں سچے بتاتے تھے مگر معلوم ہوا کہ تمہارا خیال محض خام تھا۔ دیکھو ہم اور تم یکساں ایک ہی بلا میں مبتلا ہیں۔ پس اُس وقت خدائے قدوس فرمائے گا۔ کیا انہوں نے شرک و توحید کو یکساں سمجھ لیا ہے۔ قسم ہے عزت و جلال کی کہ میں کسی موحد کو مشرک کے برابر نہ کروں گا۔ پس اُن تمام موحدین کو اُس روز کے آخر میں جسکی مقدار پچاس ہزار سال ہے دوزخ سے اپنے دست قدرت سے نجات دیگا۔ اُس وقت اُن لوگوں کے جسم کوئلہ کی طرح سیاہ ہونگے۔ لہذا آب حیات کی نہر میں جو جنت کے دروازوں کے سامنے ہے غوطہ دیں گے جس سے اُنکے بدن صحیح و سالم ہوکر ترو تازہ ہوجائیں گے۔ اور ایک مدت کے بعد جنت میں داخل ہوں گے مگر اُن کی گردنوں پر ایک سیاہ داغ رہے گا اور اہل جنت میں اُن کا لقب جہنمی ہوگا پس وہ ایک

---

[۱] صحیح بخاری ۱۲ [۲] صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲ [۳] صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲ [۴] صحیح بخاری و مسلم شریف ۱۲

مدت کے بعد درگاہ الٰہی میں عرض کریں گے خداوندا جب تونے دوزخ سے ہمکو نجات دی
تو اس نشان ولقب کو بھی اپنے فضل وکرم سے ہم سے دُور کردے۔ پس خدا کی مہربانی سے
وہ نشان اور لقب بھی اُن سے دُور ہوجائے گا۔ سب سے آخری شخص جو دوزخ سے
برآمد ہوکر جنت میں داخل کیا جائے گا ایک ایسا شخص ہوگا کہ اُس کو دوزخ سے نکالکر کنارہ پر
بٹھادیا جائے گا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب اُس کو ہوش آئے گا تو کہیگا کہ میرے مُنہ کو یہاں سے
پھیر دو۔ پس اُس سے عہد لیا جائے گا کہ اس کے سوا اور کچھ تو نہ مانگے گا۔ جب وہ پختہ عہد
کرے گا تو اُس کا مُنہ پھیر دیا جائے گا۔ جب وہ قریب جنت کی جانب نظر کریگا تو اوس کو
نہایت تروتازہ درخت دکھائی دیں گے پس وہ شور مچائے گا الٰہی مجکو وہاں پُہنچادے
پھر اُس سے بدستور سابق عہد لیکر وہاں پہنچا دیا جائیگا اور اسی ترتیب سے خوشنما درخت وعمدہ
مکانات کو دیکھکر نقض عہود کرتا ہوا جنت کے پاس پہنچ جائے گا اور جب وہ جنت کی ترو
تازگی ورونق دیکھے گا تو تمام عہود سابقہ کو توڑکر نہایت گڑگڑا کر جنت میں داخل ہونیکا خواستگار
ہوگا لیکن جب اُس کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملجائے تو اس خیال میں پڑجائے گا
کہ جنت تو معمور ہوچکی ہو اب میرے لئے مکان کی گنجائش کہاں ہوگی۔ حق تعالیٰ فرمائے گا۔
جا وہاں جگہ کی کمی نہیں ہو۔ عرض کریگا کہ خداوندا شاید تو مجھ سے تمسخر کرتا ہے حالانکہ تو رب العالمین
ہے خداوند کریم فرمائے گا کہ جسقدر تجھے مانگنا ہو مانگ لے۔ مَیں اُس سے دوچند عطا کروں گا
چنانچہ ایسا ہی ہوگا اور یہ اہل جنت میں سے ادنیٰ کا مرتبہ ہو۔ حاصل کلام جب تمام اہل جنت
اپنے اپنے مقاموں پر برقرار ہوجائینگے تو ملاقات کیوقت ایک دوسرے سے کہیں گے
فلاں دوزخی ہم سے حق باتوں میں جھگڑتا تھا نہ معلوم اب وہ کس حالت میں ہے پس ایک
کھڑکی کھولدیجائے گی۔ اور بینائی میں قوت عطا کیجائے گی کہ جس سے وہ دوزخی کو دیکھ لینگے
دوزخی بہت آہ وزاری کرکے جنت کے کھانے اور پانی کو طلب کریگا یہ جواب دیں گے کہ
جنت کی نعمتوں کو خدا نے تمپر حرام کردیا ہے۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو کیونکر

---

[1] یہ مضمون اخیر تک صحیح بخاری ومسلم شریف میں موجود ہے ۱۲ [2] قولہ تعالیٰ وَنَادٰی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ
اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَہُمَا عَلَی الْکٰفِرِیْنَ سورہ اعراف ۱۲

اہل جنت اور ان کی اولاد

سچا پایا۔ کیونکہ ہم نے تو تمام وعدوں کو بے کم وکاست بجا و درست پایا۔ وہ نہایت ہی پشیمانی اور عاجزی ظاہر کریگا اسکے بعد اہل جنت کھڑکی بند کریں گے پھر اہل جنت اپنے اہل وعیال کی دریافت کریں گے۔ فرشتے جواب دیں گے کہ وہ سب حسب اعمال جنت میں اپنے اپنے مکانوں میں موجود ہیں۔ اہل جنت کہیں گے کہ ہم کو بغیر ان کے کچھ لطف نہیں آتا انکو ہم تک پہنچاؤ۔ ملائکہ جواب دیں گے کہ یہاں ہر شخص اپنے عمل کے موافق رہ سکتا ہے اس سے تجاوز کا حکم نہیں۔ پس وہ خدائے قدوس کی بارگاہ میں عرض کرینگے کہ خداوندا تجھ پر روشن ہے کہ ہم جب تک دنیا میں تھے تو کسب معاش کرتے تھے اور اس سے اپنے اہل وعیال کی پرورش ہوتی تھی اور وہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہوتی تھی اب جب تو نے بلا مشقت ایسی ایسی نعمتیں عنایت فرمائیں تو ہم ان کو کیونکر محروم کر سکتے ہیں اُمید وار ہیں کہ ان کو ہم سے ملا دیا جائے ارشاد باری تعالےٰ[1] ہوگا کہ ان کی اولادوں کو ان تک پہنچا دو اور ان کو عیش و آرام کے سامان بھی ساتھ ہی پہنچا دو تاکہ ان کو کسی بات کی تنگی نہ ہو پس اہل وعیال کو انسے ملا دیا جائے گا اور ان کو اصلی اعمال کی جزا کے علاوہ والدین کے طفیل سے بہت کچھ عطا ہوگا اندرون جنت میں بھی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو درجات عالیہ کے لئے شفاعت کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اور لوگ جتنی زیادہ حضور سے محبت رکھتے ہونگے اُتنے ہی مراتب اپنے استحقاق سے زیادہ حاصل کریں گے۔

موت کو ذبح کرنا

جب تمام لوگ دوزخ وجنت میں داخل ہوچکیں تو جنت و دوزخ کے درمیان منادی ہوگی کہ اے اہل جنت۔ جنت کے کناروں پر آجاؤ۔ اور اہل دوزخ۔ دوزخ کے کناروں پر آجاؤ۔ اہل جنت کہیں گے ہم کو تو ابدالآباد کا وعدہ دلا کر جنت میں داخل کیا ہے اب کیوں طلب کرتے ہو اور اہل دوزخ نہایت خوش ہوکر کناروں کی طرف دوڑینگے اور کہیں گے شاید ہماری مغفرت کا حکم ہوگیا۔ پس جس وقت سب کناروں پر آجائیں تو ان کے مابین موت کو چتکبرے مینڈھے کی شکل میں حاضر کر دیا جائے گا۔ اور لوگوں سے کہا جائے گا کہ کیا اس کو پہچانتے ہو سب کہیں گے ہاں جانتے ہیں۔ کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس نے موت کا پیالہ نہ پیا ہو اس کے بعد اس کو ذبح کر دیا جائے گا۔ کہتے ہیں کہ اس کو حضرت یحیٰی[2] ذبح کرینگے۔ پھر وہ منادی

---

[1] قولہ تعالیٰ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ سورۂ طور ۱۲ اہل جنت۔ سے اُن کی اولاد کو ملادینگے ۱۲ [2] صحیح بخاری ومسلم شریف ۱۲

جنت کی نعمتوں کا ذکر

آواز دیگا اے اہل جنت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہو کہ اب موت نہیں۔ اور اے دوزخ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہو کہ اب موت نہیں۔ اہل جنت اسقدر خوش ہوں گے کہ اگر موت ہوتی تو یہ شادی مرگ ہوجاتے اور اہل دوزخ اسقدر رنجیدہ ہوں گے کہ اگر موت ہوتی تو یہ غم کے مارے مرجاتے۔ اس کے بعد حکم ہوگا کہ دوزخ کے دروازوں کو بند کرکے اُسکے پیچھے بڑے بڑے آتشی شہتیر بطور پُشتیبان لگادو تاکہ دوزخیوں کو نکلنے کا خیال بھی نہ رہے اور اہل جنت کو جنت میں ابدالاباد رہنے کا یقین واطمینان ہوجائے **جنت کی دیواریں**[۱] سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک وزعفران کے گارے سے بنی ہوئی ہیں۔ اس کی سڑکیں اور پٹریاں زمرد یاقوت اور بلور سے۔ اس کے باغیچے نہایت پاکیزہ ہیں۔ جن میں بجائے بجری۔ زمرد یاقوت اور موتی وغیرہ پڑے ہیں۔ اسکے درختوں کی چھالیں طلائی ونقرئی ہیں۔ شاخیں بے خار و بے خزاں۔ اسکے میووں میں دنیا کی نعمتوں کی گوناگوں لذتیں ہیں ان کے نیچے ایسی نہریں ہیں جن کے کنارے پاکیزہ اور جواہرات سے مرصع ہیں۔ ان نہروں کی چار قسمیں ہیں۔ ایک وہ کہ جن کا پانی نہایت شیریں[۲] وخنک ہے۔ دوسری وہ جو ایسے دُودھ[۳] سے لبریز ہیں جس کا مزا نہیں بگڑتا۔ تیسری ایسی شراب[۴] کی ہیں جو نہایت فرحت افزا وخوش رنگ ہے۔ چوتھی نہایت صاف وشفاف[۵] شہد کی ہیں۔ علاوہ ان کے تین قسم کے چشمے ہیں ایک کا نام کافور[۶] ہے جسکی خاصیت خنکی ہے۔ دوسرے کا زنجبیل[۷] ہے جسکو سلسبیل بھی کہتے ہیں۔ اسکی خاصیت گرم ہے مثل چاء وقہوہ۔ تیسرے کا نام تسنیم[۸] ہے جو نہایت لطافت کے ساتھ ہوا میں معلق جاری ہے ان تینوں چشموں کا پانی مقربین کے لئے مخصوص ہے۔ لیکن اصحاب یمین کو بھی جو ان سے کمتر ہیں اُن میں سے سر[۹] بمہر گلاس مرحمت ہونگے جو پانی پینے کے وقت گلاب اور کیوڑہ کی طرح سے

---

[۱] امام احمد وترمذی ودارمی ۱۲ [۲] قولہ تعالیٰ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ [۳] قولہ تعالیٰ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ۱۲ [۴] قولہ تعالیٰ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ۱۲ [۵] قولہ تعالیٰ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۱۲ [۶] قولہ تعالیٰ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۱۲ [۷] قولہ تعالیٰ يُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ۱۲ [۸] قولہ تعالیٰ وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۱۲ [۹] يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ خِتَامُهُ مِسْكٌ ۱۲

جنت میں [illegible]

اس میں سے تھوڑا تھوڑا ملا کر پیا کرینگے اور دیدار آلہی کے وقت ایک اور چیز عنایت ہوگی جس کا نام شراب طہور[۱] ہے جو ان تمام چیزوں سے افضل و اعلیٰ ہے جنت کے درخت باوجود نہایت بلند و بزرگ وسایہ دار ہونے کے اسقدر باشعور ہیں کہ جسوقت کوئی جنتی کسی میوہ کو رغبت کی نگاہ سے دیکھے گا تو اُس کی شاخ اسقدر نیچے کو جھک جائے گی کہ بغیر کسی مشقت کے وہ اُس کو توڑلیا کرے گا جنت کے فرش وفروش ولباس وغیرہ نہایت عمدہ و پاکیزہ ہیں اور ہر شخص کو وہی لباس عطا کئے جائیں گے جو اُس کو مرغوب ہونگے اور مختلف اقسام کے لباس ہونگے سندس[۲] استبرق اطلس۔ زربفت وغیرہ اور بعض ان میں سے ایسے نازک وباریک ہوں گے کہ ستر[۳] تھوں میں بھی بدن نظر آئے گا۔ جنت میں نہ سردی ہو نہ گرمی نہ آفتاب کی شعاعیں نہ تاریکی۔ بلکہ ایسی حالت ہے جیسے طلوع آفتاب سے کچھ پیشتر ہوتی ہے مگر روشنی میں ہزار ہا درجے اس سے برتر ہوگی جو عرش[۴] کے نور کی ہوگی نہ کہ چاند سورج کی چنانچہ ایک[۵] روایت میں آیا ہے کہ اگر وہاں کا لباس و زیور زمین پر لایا جائے تو وہ اپنی چمک دمک سے جہان کو اس قدر روشن کردیگا کہ آفتاب کی روشنی اُسکے سامنے ماند ہوجائے گی۔ **جنت میں** ظاہری کثافت و غلاظت یعنی پیشاب[۶] پیخانہ۔ حدث۔ تھوک۔ بلغم۔ ناک کا رینٹ پسینہ ومیل بدن وغیرہ بالکل نہ ہوں گے صرف سر پر بال ہوں گے۔ اور داڑھی مونچھ و دیگر قسم کے بال جو جوانی میں[۷] پیدا ہوتے ہیں بالکل نہ ہونگے۔ اور نہ کوئی بیماری ہوگی اور باطنی کثافتوں یعنی کینہ و بغض حسد[۸]۔ تکبر۔ عیب جوئی۔ غیبت وغیرہ سے دل صاف ہوں گے۔ سونے کی حاجت نہ ہوگی۔ اور خلوت واستراحت کے لئے پردہ والے مکانوں میں میلان کرینگے۔ ملاقات اور ترتیب مجلس کے وقت صحن اور میدانوں میں میلان کریں گے۔ ان کی غذاؤں کا فضلہ[۹] خوشبودار ڈکاروں اور معطر پسینہ سے دفع ہوا کرے گا جسقدر کھائیں گے فوراً ہضم ہوجایا کریگا بدہضمی اور گرانی شکم کا نام تک نہ ہوگا۔ جماع میں نہایت حظ حاصل ہوگا اور انزال ایک نہایت فرحت بخش ہوا کے نکلنے سے ہوا کرے گا نہ کہ منی سے جماع کے بعد عورتیں پھر باکرہ ہوجایا کریں گی مگر بکارت کے ازالہ کی تکلیف اور خون وغیرہ کے نکلنے سے

---

[۱] قولہ تعالیٰ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۱۲ [۲] قولہ تعالیٰ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۱۲

[۳] ترمذی [۴] ترمذی [۵] صحیح بخاری ومسلم شریف [۶] ترمذی شریف [۷] صحیح بخاری [۸] صحیح بخاری وصحیح مسلم [۹] صحیح مسلم ۱۲

پاک ہوں گی۔ سیر و تفریح کے واسطے ہوائی سواریاں اور تخت ہوں گے۔ جو ایک گھنٹہ میں ایک مہینے کا راستہ طے کرتے ہوں گے۔ جنت میں ایسے قبے برج اور بنگلے ہونگے جو ایک ہی یاقوت یا موتی یا زمرد یا دیگر جواہرات سے رنگ برنگ بنے ہوں گے جن کی بلندیاں عرض ساٹھ ساٹھ گز ہوں گی کیونکہ قاعدہ ہے کہ کسی مکان کی بلندی و عرض یکساں نہ ہو تو مکان ناموزوں ہوتا ہے۔ اہل جنت کی خدمت راحت۔ آسایش و آرام وغیرہ کے لئے حور و غلمان و ازواج موجود ہوں گے۔ جنت آٹھ ہیں۔ جنمیں سے سات تو سکونت کے لئے مخصوص ہیں اور آٹھویں دیدار الٰہی کے لئے جسکو بارگاہ الٰہی بھی کہہ سکتے ہیں۔ جنتوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

جنت الماویٰ۔ دار المقام۔ دار السلام۔ دار الخلد۔ جنت النعیم۔ جنت الفردوس جنت العدن۔ جنت الفردوس۔ یہ جنت الفردوس تمام جنتوں سے برتر و اعلیٰ ہے اور اس میں سب سے بہترین طبقہ جنت العدن ہے۔ جہاں تجلیات الٰہی نمودار ہوتی ہیں اور گوناگوں بے اندازہ نعمتیں عطا فرمائی جاتی ہیں مگر آٹھویں جنت کے نام میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ وہ علیین ہے۔ لیکن قرآن مجید میں یہ آیا ہے کہ علیین[1] اہل جنت کا دفتر اور مقرب فرشتوں اور بنی آدم کی حاضری کا مقام ہے نہ کہ طبقہ جنت۔ بعض علماء نے اس کو جنت الکثیف کہاہے اور اس کی تائید اس حدیث[2] سے ہوتی ہے کہ مسلمان مشک کے ٹیلوں پر جمع ہونگے پس ایک ہوا چلے گی کہ جس سے مشک اڑکر ان کے کپڑوں اور چہروں پر پڑیگا اور ان کی معطری پہلے سے دگنی ہو جائے گی۔ اسی اثنا میں خدائے قدوس کی تجلیات کا ظہور ہوگا جس سے ہر شخص کو بقدر استعداد انوار برکات مرحمت ہونگے اور کلام بھی ہوگا۔ اس فقیر کے خیال میں اس کا نام مقعد الصدق معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس آیۂ کریمہ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ[3] سے یہی مفہوم ہوتا ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جنت کے درجے عدد میں اتنے ہیں جتنی کلام مجید کی آیتیں۔ اور تمام درجوں سے برتر و بالا وہ درجہ ہے کہ جس کا نام وسیلہ[4] ہو اور یہ حضور رسول المقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص ہے

---

[1] قولہ تعالیٰ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ [2] ترمذی و ابن ماجہ۔ [3] ترجمہ۔ جو لوگ پرہیزگار ہیں وہ بہشت کے باغوں اور نہروں میں سچی عزت کی جگہ بادشاہ دو جہان قادر مطلق کے مقرب ہونگے [4] صحیح بخاری و مسلم شریف۔

اس کا خاصہ یہ ہے کہ اس کا رہنے والا وزیر کا حکم رکھتا ہے کیونکہ اہل جنت میں سے کسی کو کوئی نعمت بغیر اُس کے طفیل کے نہ پہونچے گی اور یہ طبقے اس طرح ایک دوسرے پر حائل نہیں ہیں جیسے مکانوں کی چھتیں بلکہ اُن تمام کی چھت عرش الٰہی ہو اور یہ اس طریقہ پر ہیں جیسے باغ کے نیچے کا حصہ اوپر کا حصہ اور اُن درجات کی وسعت پر سوائے رب العزت کے کوئی احاطہ نہیں کرسکتا اور نیچے کے درجہ والوں کو اوپر کے درجہ والے اس طرح نظر آئیں گے گویا آسمان کے کناروں پر ستارے ہیں - اس قدر معلوم ہے کہ جنت الماوی سب سے نیچے - جنت العدن وسط میں اور جنت الفردوس[1] سب سے اوپر ہے - اہل جنت میں سے ادنیٰ شخص کو دنیاوی آرزوں سے دس گنا رحمت ہوگا اور بعض روایتوں میں ہے کہ ادنیٰ اہل جنت کی ملک حشم و خدم اسباب و لذت وغیرہ وغیرہ اسی سال کی مسافت کے برابر پھیلاؤ میں ہوں گے اور جنت کے بعض بڑے بڑے میوے ایسے ہونگے کہ جسوقت اُس کو جنتی توڑے گا تو اُس میں سے نہایت خوبصورت پاکیزہ عورت مع لباس فاخرہ و زیور کے برآمد ہوگی - اور اپنے مالک کے ہمنشین و خدمتگذار ہوگی - اہل جنت کے **قدو قامت** مانند حضرت آدم[2] کے ساٹھ ساٹھ ہاتھ ہونگے اور دیگر اعضا بھی انہیں قد و قامت[3] کے مناسب ہوں گے - بلحاظ صورت نہایت حسین و جمیل ہوں گے اور ہر ایک عین[4] شباب کی حالت میں ہوگا - ذکر الٰہی اس طرح بے تکلف دل اور زبانوں[5] پر جاری ہوگا - جیسے کہ دنیا میں سانس اور جیسا کہ جنت کی نعمتوں سے بدن کو لذت حاصل ہوگی اسی طرح سے باطنی لذات یعنی انوار و تجلیات الٰہی بھی حاصل ہوتی رہیں گی - مثلاً جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام سبحان اللہ ہے جیسا کہ ذائقہ میں لذت دیتا ہے - اسی طرح خدا کی تنزیہ و تسبیح کی لذات سے آگاہ کرتا ہو جنت کی سب سے بہتر و افضل نعمت[6] دیدار الٰہی ہو **دیدار الٰہی** سے مشرف ہونیکی حیثیت سے لوگوں کی چار قسمیں ہوں گی - ایک تو وہ جو سال بھر میں ایک مرتبہ - دوسرے وہ جو ہر جمعہ کو تیسرے وہ جو دن میں دو دفعہ مشرف ہوں گے - چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ صبح و

---

[1] صحیح بخاری و مسلم [2] صحیح بخاری و مسلم [3] صحیح بخاری و مسلم [4] صحیح مسلم ۱۲
[5] صحیح مسلم [6] صحیح مسلم ۱۲

عصر کی نماز نہایت خضوع وخشوع سے پڑھنے سے اس دیدار میں بڑی مدو ملتی ہے۔ چوتھی جماعت اخص الخاص بمنزلہ غلمان وخدام ہر وقت بارگاہ الٰہی میں حاضر رہیں گے طریقہ دیدار یہ ہوگا کہ سات طبقوں کے اوپر آٹھویں طبقہ میں ایک کشادہ وسیع میدان زیر عرش موجود ہے۔ وہاں نور زمرد۔ یاقوت۔ موتی چاندی اور سونے وغیرہ کی کرسیاں حسب مراتب رکھی جائیں گی۔ اور جن لوگوں کے لئے کرسیاں نہیں ہیں اُن کو مشک وعنبر کے ٹیلوں پر بٹھائیں گے اور ہر شخص اپنی جگہ نہایت خوش وخرم ہوگا۔ دوسروں کے مراتب کی افزونی کی وجہ سے اُسکو کسی طرح کا خیال نہ ہوگا۔ اور اسی اثناء میں ایک نہایت فرحت افزا ہوا چل کر ان پر ایسی ایسی پاکیزہ خوشبوئیں چھڑک دے گی جو اُنہوں نے نہ کبھی دنیا میں اور نہ بہشت میں دیکھی ہوں گی اُس وقت خداوند کریم ان پر اس طور جلوہ افروز ہوگا کہ کوئی شخص ایک دوسرے کے درمیان حائل نہ ہوگا۔ اور ہر شخص کو اسقدر قرب حاصل ہوگا کہ وہ اپنے دل کے رازوں کو اس طرح عرض کرے گا کہ دوسرے کو خبر نہ ہوگی اور خدائے قدوس کے خطاب سرًّا وجہرًا سُنے گا اسی اثناء میں حکم ہوگا کہ شراب طہور اور نہایت لذیذ نعمتوں سے اُن کو سرفراز کرو دیدار الٰہی دیکھنے والوں کو اسقدر استغراق ہوگا کہ لذت دیدار کے سوا تمام چیزوں کو بھول جائیں گے جب یہاں سے رخصت ہوں گے تو رستہ میں ایک بازار دیکھیں گے کہ جس میں ایسے ایسے تحفے وتحائف مہیا ہونگے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے ہوں گے نہ کان نے سنے ہونگے۔ جو شخص جس کا طالب ہوگا مرحمت کیجائے گی۔ جنت میں تین قسم کے راگ ہوں گے ایک تو یہ کہ جس وقت ہوا چلے گی تو درخت طوبیٰ کے ہر پتے وشاخ سے خوش الحان آوازیں سنائی دیں گی کہ جس سے سامعین محو ہو جایا کرینگے اور جنت میں کوئی گھر ایسا نہ ہوگا کہ جسمیں درخت طوبیٰ کی شاخ نہ ہو۔ دوم یہ کہ جس طرح شادی بیاہ وغیرہ میں ترتیب اجتماع وسماع کرتے ہیں اسی طرح جنت میں حوریں اپنی خوش الحانیوں سے ہر روز اپنے مالکوں کو محظوظ کریں گی۔ تیسرے یہ کہ دیدار الٰہی کے وقت بعض مطرب خوش الحان بندوں کو جیسے حضرت اسرافیل و حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ خدا کی پاکی بیان کرو۔ اس وقت ایک ایسا عجیب لطف

ؔ صحیح مسلم و ترمذی و ابن ماجہ ؔ مسند امام احمد و ترمذی ؔ یہ مضمون آخر تک ترمذی و ابن ماجہ میں آیا ہو ؔ ترمذی ۱۲

حاصل ہوگا کہ تمام سامعین پر وجد طاری ہو جائے گا **خدام اہل بہشت** تین قسم کے ہوں گے ایک ملائکہ جو خدائے قدوس اور اُن کے مابین بطور قاصد ہونگے۔ دوم غلمان[1] جو حوروں کی طرح ایک جدا مخلوق ہیں وہ ہمیشہ ایک عمر رہیں گے۔ اور مثل بکھرے ہوئے موتیوں کے چاروں طرف خدمت کرتے پھریں گے۔ تیسری اولاد مشرکین جو قبل از بلوغ انتقال کر چکی ہوگی۔ بطور خدام رہیں گے۔ بعض لوگ بوجہ اس کے کہ اُن کی نیکیاں و بدیاں برابر ہوں گی نہ تو جنت کے مستحق ہوں گے نہ دوزخ کے بلکہ پُل صراط سے اُترتے ہی جہنم کے کنارے پر روک دئے جائیں گے۔ نیز وہ لوگ جن تک دعوت پیغمبران نہ پہنچی ہوگی اور اُنھوں نے نہ تو نیک اعمال کئے ہوں گے نہ کوئی بدی و شرک کیا ہو بلکہ چوپایوں کی طرح سے کھانے پینے اور جماع وغیرہ میں عمر بسر کرتے رہے ہوں اور وہ لوگ بھی جو فساد عقل و جنون کی وجہ سے حق اور باطل میں امتیاز کرنے سے قاصر رہے ہوں اُس مقام میں جس کا نام اعراف[2] ہے تا اختتام روز حشر کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہو رہیں گے اور دخول جنت کی توقع رکھتے ہوں گے پھر ایک عرصہ کے بعد محض فضل الٰہی سے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور بمنزلہ خدام رہیں گے اور جنوں میں جو کافر ہونگے وہ دوزخ میں رہیں گے اور جو صالحین ہوں گے وہ دائمی راحت میں رہیں گے۔ کیونکہ جن و انس دونوں مکلف بالشرع ہیں جیسا کہ سورۂ رحمٰن میں بار بار ذکر آیا ہے[3] اور پرندوں اور چوپایوں کا بھی حشر ہوگا اسی طرح پر کہ مظلوم ظالم سے بدلے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ٥ جب ایک دوسرے سے بدلہ لیچکیں تو اُن کو خاک کر دیا جائے گا۔ مگر حسب ذیل چند اشیاء کو فنا نہ ہوگی مثلاً جانوروں میں سے حضرت اسمٰعیل کا

---

[1] قولہ تعالیٰ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُونٌ [2] وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ [3] اس سورۃ میں اوّل سے آخر تک اللہ تعالیٰ نے جن و انس کو تثنیہ کے صیغے سے مخاطب فرمایا ہے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ٥ سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَا الثَّقَلَانِ ٥ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ الآیہ ۱۲

دُنبہ۔ حضرت صالح کی اونٹنی۔ اصحاب کہف کا کتّا۔ نباتات میں سے اسطوانہ حنّانہ (یعنی وہ ستون جو ممبر بننے سے پہلے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں اُسکے سہارے سے وعظ فرمایا کرتے تھے) مکانات میں سے خانہ کعبہ۔ کوہ طور صخرے بیت المقدس اور وہ جگہ جو حضور انور صلعم کے روضہ مُقدسہ اور مابین منبر واقع ہے۔ ان کو مناسب صورتوں کے ساتھ جنّت میں داخل کر دیا جائے گا۔ حاصل کلام اہل دوزخ ہمیشہ دوزخ میں اہل جنّت ابدالآباد تک جنّت میں رہیں گے اور بیشمار نعمتوں سے (کہ لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ) مالامال رہیں گے۔ خداوند کریم ہم تمام مسلمانوں کا خاتمہ بالایمان کرے اور ہول قبر و حشر سے نجات دیکر جنت میں پہنچائے اور اپنی خوشنودی اور رضامندی میں رکھے بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ الطاہرین ❖

الراجی الی رحمة ربه الاحد الصمد نور محمد وفقه الله للتزود لغد

تمت بالخیر

اور عجیب اسرار کا ظہور میں آنا اور پھر پیغمبروں کی پیغمبری کی روحانی اور ظاہری دلیلوں کی بحث اور اس سلسلہ میں تمام مذاہب کے پیشواؤں کی بابت پر اسرار تفصیلات ہیں تحقیق مذاہب ہنود و پارسی اور یہ کہ ان کے پیشوا پیغمبر تھے یا نہیں اس مطلب کے لئے ان کے اقوال و افعال سند کے طور پر لکھے گئے ہیں۔ کاغذ اول نمبر بہترین لکھائی بے مثل رعایتی قیمت آٹھ آنے (۸) محصول ۲ یعنی جملہ قیمت مع محصول دس آنے (۱۰)

طلسم فطرة دہلی کے شہزادگان اور بیگمات کی پیاری گفتگو۔ قصہ دل آویز۔ داستان لطف انگیز فرحت افزائے دل۔ اس کتاب کے پڑھنے سے دہلی کی قدیم تہذیب اور پرانے لوگوں کی طرز معاشرت اور ان کے معاملات آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔ اسکے دیکھنے سے ایک معمولی عقل کا آدمی پورا عقلمند اور تجربہ کار بن سکتا ہے جمع کردہ فاضل نثار علی صاحب مرحوم شہرت یادگار خاندان ابوالفضل وزیر اعظم شہنشاہ اکبر۔ اس کی اردو عبارت کی فصاحت بے مثل ہے اور طرز بیان عجیب و غریب ہے۔ تقطیع کلاں صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ تین آنہ (عہ) محصول ۳ جملہ ایک روپیہ چھ آنے (عہ)

طلسم ہوش افزا ملکہ دانش اور شاہزادہ نور الزماں کا قصہ جسکے ضمن میں سینکڑوں واقعات اور قصوں کا بیان آیا ہے اور باتصویر ہے مصنفہ میر صاحب مرحوم داستان گو دہلوی بلبل ہند بے مثل فصیح اردو۔ تقطیع کلاں صفحات ۲۷۲ قیمت (عہ) محصول ۳ جملہ ایکروپیہ چھ آنے (عہ)

مفید الخلائق اس میں اکثر امراض کے تیر بہدف نسخے بیشمار کشتے اور فقرائے کاملین کے تیر بہدف عملیات و تعویذات اور علم کیمیا کے متعلق بہت سے مفید نسخے اور کشتجات کی تفصیل ہے۔ ہر مہوس حکیم اور گدی نشین کے یہاں بلکہ ہر گھر میں اس کا ہونا ضرور ہے۔ تاکہ بعض معمولی نسخہ جات میں حکیموں کی حاجت نہ رہے قیمت چھ آنے (۶) محصول دو آنے جملہ آٹھ آنے (۸)

دیوان زکی یہ حضرت سید محمد زکریا دہلوی کا دیوان ہے ان بزرگ کی زندگی کا کچھ حصہ تو غدر سے پہلے اور کچھ بعد میں گزرا ہے۔ مرزا اسد اللہ غالب دہلوی کے ہمعصر اور شاگرد تھے اردو زبان میں مسلم ادیب تھے۔ اس دیوان میں ہر مضمون پر اُنہوں نے اشعار لکھے ہیں اس دیوان میں انکے کل ۱۳۴۰ شعر ہیں۔ عمدہ کاغذ عمدہ لکھائی سائز ۲۶×۲۰ صفحات ۱۹۲ قیمت (۱۲)

مخزن حقیقت سوانح عمری و ملفوظات حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید مجدد طریق توجہ و سلب امراض دل کا حال معلوم کرنا و اعمال و تعویذات و معمولات و مکتوبات وغیرہ۔ کاغذ عمدہ صفحات ۲۲۶ قیمت (عہ)

جملہ کتب حسب ذیل پتہ سے طلب فرمائیں

مہتمم کارخانہ تجارت کتب کٹرہ پڑیان دہلی

احسن القصص

سورۂ یوسفؑ کی تفسیر

آج سے چار ہزار برس پیشتر کے لوگوں کی طرز معاشرت۔ بود و باش کے انداز اور طریقے۔ مذاہب۔ طرز عبادۃ۔ عام اخلاق۔ حضرت ابراہیمؑ اور آپکے خاندان کی سات سو برس تک اپنے ملک سے جلاوطنی۔ گناہ صرف یہ کہ کفر کے تاریک پردوں میں ایک خدا کو کیوں پکارا حضرت یوسفؑ کے عبرتناک واقعات کی تشریح جنکے ضمن میں کل اولاد حضرت یعقوبؑ کی تاریخ کا مذکور ہے۔ غرضکہ یہ سورۃ یوسفؑ کی پوری تفسیر ہے مگر نہ ایسی جیسیکہ آجتک دوسرے لوگوں نے لکھی ہیں بلکہ اسمیں تو حضرت یوسفؑ کے ان بے مثل حالات کے ضمن میں جو زمین کنعان سے لیکر مصر تک ۲۵ سال کے عرصہ میں آپ پر بطور پیش خیمہ کے گزرے ہیں تاکہ آپ کے ذریعہ سے اولاد یعقوب میں ایک بہت بڑا انقلاب پیدا ہو اور وہ سب مصر جائیں وہاں چارسو سال کے عرصہ میں کئی لاکھ کی تعداد میں ہو کر پھر زمین شام پر حملہ آور ہوں وغیرہ کے علاوہ حضرت ابراہیمؑ سے لیکر تمام خاندان کی تاریخ اور جلاوطنی اور اس قدیم زمانہ کے لوگوں کی طرز معاشرت وغیرہ کی تشریح ہے۔ جسقدر کتابیں آجتک انکی بابت لکھی گئیں ان سب کا خلاصہ ہے۔ بہترین اردو عبارت نظم و نثر پاکیزہ۔ پہلے ہر آیت کا ترجمہ پھر کل واقعات کی تشریح ہوتی ہے۔ لکھائی چھپائی بے مثل صفحات ۲۶۰

ہدیہ ایک روپیہ محصول ۳ر جملہ (۱عہ)

مہتمم کارخانہ تجارت کتب کٹڑہ ٹریان دہلی